روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 29 ستمبر 2010ء 19 شوال 1431 ہجری 29 تبوک 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 201

عہد کا رسول

ملاکی نبی نے رسول اللہؐ کے بارہ میں یہ پیشگوئی کی۔
''دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ درست کرے گا اور خداوند جس کے تم طالب ہو، ناگہان اپنی ہیکل میں آ موجود ہوگا۔ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزومند ہو آئے گا......''

(ملاکی باب 3 آیت 1)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پھر اسی مضمون میں یہ فقرہ ہے کہ ''پرمیشر عالم الغیب ہے'' ہم کہتے ہیں کہ بلا شبہ خدا تعالیٰ عالم الغیب تو ہے مگر خدا کی کتاب کا یہ منصب نہیں ہے کہ محض ایک قصہ گو کی طرح خدا تعالیٰ کو عالم الغیب قرار دے بلکہ اس کا یہ منصب ہے کہ خدا کے عالم الغیب ہونے کے لئے اس کا کوئی نمونہ پیش کر کے ثابت کرے یعنے ایسے ایسے آئندہ کے واقعات پیشگوئی کے طور پر بیان فرماوے جن سے یقین ہو جاوے کہ حقیقت میں خدا عالم الغیب ہے تا خدا تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لا کر ظنی ایمان یقین کے درجہ تک پہنچ جائے۔کیونکہ ظنی طور پر تو دنیا کے اکثر لوگ خدا کے وجود کے قائل ہیں اور اس کو عالم الغیب بھی خیال کرتے ہیں تو پھر ان کے علم اور اس علم میں جو وید پیش کرتا ہے فرق کیا ہوا۔پس اگر وید میں یقینی علم کی تعلیم دینے کے لئے کوئی پیشگوئی بیان کی گئی ہے اور وہ پوری ہو چکی ہے تو اس شرتی کو پیش کرنا چاہئے ورنہ وید کے بیان اور ایک گنوار نادان کے بیان میں کچھ فرق نہیں اور یہ ضروری امر ہے کہ جو کتاب خدا کی کتاب کہلاتی ہے وہ خدا کا عالم الغیب ہونا صرف زبان سے بیان نہ کرے بلکہ اس کا ثبوت بھی دے۔کیونکہ بغیر ثبوت کے نرا یہ بیان کہ خدا عالم الغیب ہے انسان کے ایمان کو کوئی ترقی نہیں دے سکتا اور ایسی کتاب کی نسبت شبہ ہو سکتا ہے کہ اس نے صرف سنی سنائی باتیں لکھی ہیں۔اسی وجہ سے قرآن شریف خدا تعالیٰ کی ایسی صفات کے بیان کرنے کے وقت صرف قصہ گو کی طرح بیان نہیں فرماتا بلکہ نمونہ کے طور پر اپنا علم غیب ظاہر کرتا ہے اور اپنی ہر ایک صفت کا ثبوت دیتا ہے مگر وید صرف قصہ کے رنگ میں خدا کی صفات کا ذکر کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے قصے اس نے کسی دوسرے سے سنے ہیں اور ان کی نقل کر دی ہے۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 ص 38)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی طرف سے

سیدنا بلالؓ فنڈ میں

عطیات کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2010ء میں فرماتے ہیں۔

ایک ضروری امر کی وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں۔مجھ سے بعض جماعتوں کی طرف سے بھی پوچھا جا رہا ہے کہ شہداء فنڈ میں لوگ کچھ دینا چاہتے ہیں تو یہ رقم کس مد میں دینی ہے؟ اسی طرح بعض دوست مشورے بھی بھجوا رہے ہیں کہ شہداء کے لئے کوئی فنڈ قائم ہونا چاہئے۔یہ ان کی لاعلمی ہے۔شہداء کے لئے فنڈ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ رابعہ سے قائم ہے جو''سیدنا بلالؓ فنڈ'' کے نام سے ہے اور میں بھی اپنے اس دور میں ایک عید کے موقع پر اور خطبوں میں دو دفعہ بڑی واضح طور پر اس کی تحریک کر چکا ہوں۔اس فنڈ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہداء کی فیملیوں کا خیال رکھا جاتا ہے، جن جن کو ضرورت ہو ان کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں اور اگر اس فنڈ میں کوئی گنجائش نہ بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ان کا حق ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہم ان کا خیال رکھتے رہیں گے۔تو بہرحال ''سیدنا بلالؓ فنڈ'' قائم ہے جو لوگ شہداء کی فیملیوں کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں اس میں دے سکتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 2010ء)

مرسلہ : سیدنا بلالؓ فنڈ کمیٹی

حضرت اماں جان کا خدا تعالیٰ پر ایمان

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنی لطیف تصنیف سیرۃ مسیح موعود میں حضرت اماں جان کے بارہ میں ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے جس سے حضرت اماں جان کے دل کی کیفیت پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کی منشا کی خاطر اور حضرت مسیح موعود کی محبت میں اپنی مرضی چھوڑ ہی دی تھی۔ حضرت مولوی صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

’’حضرت کی زوجہ محترمہ آپ سے بیعت ہیں اور آپ کے منجانب اللہ ہونے پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہیں سخت سے سخت بیماریوں اور اضطراب کے وقتوں میں جیسا اعتماد انہیں حضرت کی دعا پر ہے۔ کسی چیز پر نہیں۔ وہ ہر بات میں حضرت کو صادق و مصدوق مانتی ہیں۔ جیسے کوئی جلیل سے جلیل (رفیق) مانتا ہے۔ ان کے ایمان اور راسخ اعتقاد کا ایک بین ثبوت سنئے۔ عورتوں کی فطرت میں سَوت کا کیسا برا تصور ودیعت کیا گیا ہے۔ کوئی بھیانک قابل نفرت چیز عورت کے لئے سَوت سے زیادہ نہیں عربی میں سَوت کو ضرہ کہتے ہیں۔ حضرت کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے جو ایک نکاح کے متعلق ہے اور جس کا ایک حصہ خدا کے فضل سے پورا ہو چکا ہے اور دوسرا دور نہیں کہ خدا کے بندوں کو خوش کرے۔ حضرت بیوی صاحبہ مکرمہ نے بار بار رو رو کر دعائیں کی ہیں اور بارہا خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا ہے کہ گو میری زنانہ فطرت کراہت کرتی ہے۔ مگر صدق دل اور شرح صدر سے چاہتی ہوں کہ خدا کے منہ کی باتیں پوری ہوں اور ان سے (دین) کی عزت اور جھوٹ کا زوال و ابطال ہو۔ ایک روز دعا مانگ رہی تھیں حضرت نے پوچھا آپ کیا دعا مانگتی ہیں۔ آپ نے بات سنائی کہ یہ مانگ رہی ہوں۔ حضرت نے فرمایا سَوت کا آنا تمہیں کیونکر پسند ہے۔ آپ نے فرمایا کچھ ہی کیوں نہ ہو مجھے اس کا پاس ہے کہ آپ کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں پوری ہو جائیں۔ خواہ میں ہلاک کیوں نہ ہو جاؤں‘‘۔

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 34)

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو حضور کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے سات آٹھ برس کے تھے کہ بیمار ہوئے قضاء الٰہی سے ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت اماں جان نے اس موقعہ پر بہت صبر سے کام لیا اور راضی برضا رہیں۔

حضور کو آپ کے اس طرح صبر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی قضا پر راضی ہو جانے کی وجہ سے بہت خوشی ہوئی اور حضور نے اس بات کا تذکرہ رفقاء کی مجلس میں بھی کیا اور فرمایا:

’’مجھے بڑی خوشی اس بات کی یہ ہے کہ میری بیوی کے منہ سے سب سے پہلا کلمہ جو نکلا ہے وہ یہی تھا کہ......کوئی نعرہ نہیں مارا کوئی چیخیں نہیں ماریں‘‘۔

(سیرت حضرت مسیح موعود شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 244)

پھر فرمایا:

’’مبارک احمد کی وفات پر میری بیوی نے یہ بھی کہا ہے کہ ’خدا کی مرضی کو میں نے اپنے ارادوں پر قبول کرلیا ہے‘‘۔

اس ابتلاء اور صدمہ کے موقعہ پر حضرت اماں جان اور حضور کا صبر دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:۔

’’خدا خوش ہوگیا‘‘

حضور فرماتے ہیں جب یہ الہام ہم نے اپنی بیوی کو سنایا تو اس نے سن کر کہا کہ مجھے اس الہام سے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر دو ہزار مبارک احمد بھی مرجاتا تو میں پروانہ کرتی۔

(سیرت حضرت مسیح موعود حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 246)

تبصرہ کتب

فیملی ڈاکٹر

مؤلف	:	ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب
طابع	:	مظہر فارما ہسپتال احمد نگر ربوہ
صفحات	:	790

آج کے اس ترقی یافتہ اور تیز رفتار سائنسی دور میں مسابقت کی ایسی دوڑ لگی ہے کہ ہمیں اپنا خیال رکھنے، آرام کرنے، علاج معالجہ اور ہسپتالوں کے چکر لگانے کا وقت مشکل سے ہی ہاتھ آتا ہے۔ اگر بمشکل وقت نکال کر کسی قریبی ڈاکٹر سے ملاقات کی جائے تو صرف آمدن برسر مطلب کے تحت ایک آدھ بیماری سے متعلق ہی مشورہ لیا جاتا ہے۔ بعض لوگ تو ایسے کلینکس کا رخ ہی نہیں کرتے۔ جہاں سارا دن انتظار کے بعد دوائی کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ ان تمام مشکلات اور مسائل کا ایک حل یہ بھی ہے کہ کسی بیماری یا حادثہ کی ابتدائی طبی امداد یا مختلف علاجوں اور صحت کو برقرار رکھنے والی معلومات پر مشتمل کوئی ایسی کتاب ہو جو انسانی صحت سے متعلق ہر مشکل کا حل اپنے اندر سموئے ہوئے ہو۔ اس مشکل کا حل ہمیں مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچر میڈیسن نے فراہم کیا ہے اور ایک ضخیم کتاب ’’فیملی ڈاکٹر، تجربات کا نچوڑ‘‘ کے نام سے تالیف کی ہے جس میں طبی لحاظ سے ہر وہ معلومات ملیں گی جن کی آپ کو ضرورت ہے۔

جیسا کہ زیر تبصرہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے یہ ہر گھر کی ضرورت ہے۔ اس میں ہر اہم بیماری کا غذائی، طبی، ہومیو، بائیوکیمک، ایلوپیتھک، یوگا، آکوپنکچر اور پانی سے علاج درج کیا گیا ہے یعنی آٹھ علاج تجویز کئے گئے ہیں جو نیچرل اور بے ضرر بھی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب سادہ، عام فہم، معین معلومات پر مبنی انداز میں سوالاً جواباً تالیف کی گئی ہے تاکہ کم پڑھے احباب اور ایسا طبقہ جو متوسط ہے اور مہنگائی کی چکی میں پس رہا ہے اور علاج معالجے کے بھاری اخراجات کا متحمل نہیں ہوسکتا اور معمور الاوقات زندگی میں زیادہ وقت نہیں نکال سکتا وہ مرض و بیماری کی صورت میں خود گھر پر اپنا علاج کر سکے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ تقریباً ہر اہم بیماری کا آٹھ طریقوں سے علاج اس کتاب میں شامل ہے جو تمام معروف اور مروجہ طریقہ ہائے علاج ہیں تا کہ ہر شخص حسب موقع و حالات و مزاج و طبیعت اور موسم ان سے استفادہ کر سکے۔ عوامی صحت کے پیش نظر مؤلف کتاب ہذا نے اپنی طرف سے مقدور بھر کوشش کی ہے کہ اپنے تجربات کا نچوڑ پیش کیا جائے اور نہ صرف صحت حاصل ہو بلکہ غیر آزمودہ نسخہ جات کی تیاری میں پیسہ اور وقت بھی ضائع نہ ہوسکے۔

زیر تبصرہ کتاب میں جو امراض، علاج اور دیگر مفید معلومات فراہم کی گئی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔ قبض کی تعریف، اقسام، وجوہات، اسباب، بے ضرر علاج، تبخیر معدہ، تیزابیت، پانی کیا ہے، پانی اور وزن کم کرنا، پانی اور صحت، پانی کی کمی کی علامات، پانی دماغ کی غذا، پانی اور قبض، پانی اور دمہ، گردے، جسم کے جوڑ، کمر درد اور سر درد، ہائی بلڈ پریشر، اسباب اور علاج، انجائنا، امراض دل، ہارٹ اٹیک، خون میں کولیسٹرول، ذیابیطس، علامات، علاج، جریان کا علاج، وہم، ڈر، خوف اور ڈپریشن، خون کیسے بنتا ہے۔ الرجی، فارن فیور، ادرک، لہسن اور کھجور کے خواص، صلح کے جسمانی اور روحانی فائدے، الکوحل اور تمباکو نوشی کے مضر اثرات اور اس سے نجات کے طریق، غصہ کے بداثرات، کھانے کے آداب، موبائل فون فوائد اور نقصانات، مٹاپا، مسکراہٹ علاج الامراض، زیتون کے تیل کے صحت افزاء فوائد، سستی اور اس کا علاج دافع درد ادویات، فضائی آلودگی کے بداثرات، بیماریوں کے عمومی اسباب، کمپیوٹر و انٹرنیٹ، شہد کے طبی فوائد، امراض جگر، جوڑوں کے درد کا علاج، مچھروں سے بچنے کے آزمودہ نسخے، مشروب گرما، یوگا، ہیپاٹائٹس اور نزلہ و زکام وغیرہ۔

زیر تبصرہ کتاب مؤلف کی بہت مفید کاوش ہے اور گھر میں رکھنے، مطالعہ کرنے اور فائدہ حاصل کرنے سے تعلق رکھتی ہے۔ (ایف شمس)

امریکہ کی دریافت

کولمبس سے پہلے امریکہ کو براعظم چین کا مسلمان بحری سیاح زینگ ہی (Zheng He 1371-1433) دریافت کر چکا تھا۔ زینگ ہی چین کا سب سے عظیم ایڈمرل تھا۔ 1405ء میں وہ اس نیول ایکسپیڈیشن کا سربراہ مقرر ہوا جس نے اگلے 28 سالوں (1405-33) میں جہازوں کے سات بیڑوں سے 37 ممالک کا دورہ کیا۔ اس زمانے میں چین کے پاس سب سے بڑے بحری جہاز ہوتے تھے۔ زینگ ہی کے بحری بیڑے میں 27000 سپاہی اور 317 بحری جہاز تھے۔ کولمبس کا جہاز 85 فٹ لمبا جبکہ زینگ ہی کا جہاز 400 فٹ لمبا تھا۔ چین میں اس کے مقبرے کے اوپر اللہ اکبر کندہ ہے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

1

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ آئرلینڈ

ڈبلن میں مشن ہاؤس کا معائنہ، لائبریری کا وزٹ، گالوے میں آمد اور ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

14 ستمبر 2010ء

آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اور خصوصاً جماعت احمدیہ آئرلینڈ (Ireland) کی تاریخ میں ایک انتہائی اہمیت کا حامل اور مبارک دن ہے۔

آج حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عیسائیت کے گڑھ ملک آئرلینڈ میں خدائے واحد ویگانہ کی عبادت کے لئے تعمیر کی جانے والی جماعت احمدیہ کی پہلی بیت مریم کا سنگ بنیاد رکھنے اور اس ملک کے باشندوں کو خدائے واحد کی طرف بلانے اور دین کی حقیقی اور خوبصورت اور پُرامن تعلیم کا پیغام دینے کے لئے آئرلینڈ کا یہ پہلا سفر اختیار فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئر پورٹ روانگی کے لئے دوپہر بارہ بجکر چھ منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد وخواتین صبح سے بیت الفضل کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں ایئر پورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

پونے ایک بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیتھرو ایئرپورٹ پر پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نائب امیر یو۔کے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم اخلاق انجم صاحب دفتر تبشیر، مکرم وسیم چوہدری صاحب صدر انصاراللہ یو۔کے اور دیگر جماعتی عہدیداران اور خدام قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔

حضور انور نے ایئرپورٹ کے اندر جانے سے قبل ان سب احباب کو السلام علیکم کہا اور ایئرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے لئے ایئرلائن کے سپیشل لاؤنج میں قیام فرمایا۔

تین بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز میں سوار ہوئے۔ ایئر آئرلینڈ کی پرواز (Air Lingus IE165) ساڑھے تین بجے ہیتھرو ایئرپورٹ لندن سے آئرلینڈ کے ایئرپورٹ ڈبلن (Dublin) کے لئے روانہ ہوئی۔ وقت کی مناسبت سے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جہاز میں ہی ادا فرمائیں۔ آئرلینڈ کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بجے جہاز ڈبلن کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا اور یوں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی بار آئرلینڈ کی سرزمین پر پڑے اور آئرلینڈ کی یہ زمین بھی ان خوش نصیب زمینوں میں شامل ہوگئی جو حضور انور کے مبارک وجود سے فیضیاب ہوئیں اور ان زمینوں پر فتوحات کے نئے دروازے کھولے گئے۔

آئرلینڈ میں آمد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز ٹیکسی کرتا ہوا اپنی مخصوص جگہ پر آکر پارک ہوا۔ مکرم ڈاکٹر علیم الدین صاحب نیشنل صدر جماعت آئرلینڈ اور مکرم ابراہیم نونن صاحب مربی سلسلہ آئرلینڈ نے جہاز کی سیڑھیوں پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ایک خاص پروٹوکول انتظام کے تحت ایئرپورٹ انتظامیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے ایک سپیشل گاڑی اور قافلہ کے ممبران کے لئے دو گاڑیاں جہاز کی سیڑھیوں کے پاس کھڑی کی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور ایئرپورٹ پولیس حضور انور کی گاڑی کو Escort کرتے ہوئے VIP لاؤنج کے گیٹ تک لائی۔ حضور انور لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ جہاں آئرلینڈ جماعت کے نیشنل نائب صدر ڈاکٹر ہمایوں ملک صاحب، صدر انصاراللہ ڈاکٹر طارق چیمہ صاحب، صدر خدام الاحمدیہ فضل الرحمٰن بٹ صاحب، پریس سیکرٹری عمران احمد صاحب اور سیکرٹری امور عامہ ڈاکٹر مشہود احمد صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا اور ایک طفل عزیزم صباح الدین نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

نیشنل صدر لجنہ مکرمہ طیبہ مشہود صاحبہ اور حلقہ ایسٹ آئرلینڈ کی صدر لجنہ ساجدہ علیم صاحبہ نے VIP لاؤنج میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا اور ایک بچی عزیزہ فائزہ مقبول نے بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

امیگریشن کی کارروائی VIP لاؤنج میں ہی ہوئی اور ایک امیگریشن افسر نے یہاں آکر چند منٹوں میں پاسپورٹ Stamp کر دیئے۔ امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو لاؤنج کے اس خاص دروازہ سے ایئرپورٹ سے باہر لایا گیا جو صرف انتہائی خصوصی اہمیت کے حامل مہمانوں اور Dignitaries کے لئے مختص ہے۔ اس دروازہ کے ساتھ ہی حضور انور کی گاڑی کھڑی کی گئی تھی۔

ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر شام چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل Clarion پہنچے۔ یہ ہوٹل ڈبلن شہر کے علاقہ Lifeey Valley میں واقع ہے۔ ڈبلن میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کے قیام کا انتظام اسی ہوٹل میں کیا گیا تھا۔

پُرجوش استقبال

ہوٹل کے بیرونی احاطہ میں Dublin اور Galway کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جن میں مرد وخواتین، بچے، بوڑھے شامل تھے۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ بچے اور بچیاں علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ ہر چھوٹا، بڑا اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ ایک طفل عزیزم عبدالباسط جنجوعہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ایک بچی عزیزہ سبیکہ احسن نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ہوٹل میں اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ آئرلینڈ کو امسال اپریل 2010ء میں ملک کے دارالحکومت Dublin شہر کے مغربی حصہ Lucan میں ایک عمارت بطور مشن ہاؤس 2 لاکھ 80 ہزار یورو میں خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ اس عمارت کا نچلا حصہ نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ملحقہ مکان کرایہ پر حاصل کیا گیا ہے جو لجنہ کے نماز سنٹر اور دفاتر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

پروگرام کے مطابق شام سات بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے اور پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد آٹھ بجے مشن ہاؤس تشریف آوری ہوئی۔ جہاں صدر جماعت ڈبلن (Dublin) ڈاکٹر ہمایوں ملک صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

مشن ہاؤس کا معائنہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشن ہاؤس کی مکانیت کے بارہ میں دریافت فرمایا اور نچلے حصہ کا معائنہ فرمایا۔ اس موقعہ پر موجود سبھی احباب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرف مصافحہ سے نوازا اور باری باری ہر ایک سے اس کا تعارف حاصل کیا اور کام وغیرہ کے بارہ میں پوچھا۔

مشن ہاؤس میں ایک چھوٹی سی لائبریری بھی قائم کی گئی ہے۔ حضور انور نے سیکرٹری صاحب اشاعت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ قادیان سے بھی کتب منگوائیں۔ پہلے وہاں سے شائع ہونے والی کتب کی لسٹ منگوائیں۔ جس سے آپ کو علم ہو جائے گا کہ کون کون سی کتب وہاں شائع ہوئی ہیں۔ پھر آرڈر دے کر وہاں سے یہ کتب منگوائیں اور لائبریری میں رکھیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور اپنے پیارے آقا کو انتہائی قریب سے دیکھنے کی سعادت پائی۔ ہر ایک چھوٹا بڑا خوشی ومسرت سے معمور تھا۔ آج ان کی زندگیوں میں پہلی بار یہ دن آیا تھا کہ ان کا پیارا آقا ان میں رونق افروز تھا۔ ہر ایک برکتیں سمیٹ رہا تھا۔

یہاں سے واپس ہوٹل کے لئے روانہ ہونے سے قبل مکرم ڈاکٹر علیم الدین صاحب نیشنل صدر جماعت آئرلینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس مشن ہاؤس کا نام رکھنے کی درخواست کی۔ اس پر کچھ توقف کے بعد حضور انور نے فرمایا اس کا نام "بیت الاحد" رکھ لیں۔ نیز حضور انور نے فرمایا۔ یہاں ڈبلن کی جماعت گالوے (Galway) سے نسبتاً بڑی ہے۔ گالوے میں آپ بیت الذکر بنا رہے ہیں اب بعد میں یہاں ڈبلن میں بیت بنائیں۔ جس پر صدر صاحب نے عرض کیا کہ حضور! ہم یہاں بھی انشاء اللہ العزیز بیت بنائیں گے اور ملک کا دارالحکومت ہونے کی وجہ سے یہاں بڑی بیت بنائیں گے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے آٹھ بجے یہاں سے روانہ ہو کر واپس اپنے ہوٹل تشریف لے آئے اور اپنے اپارٹمنٹ میں جانے سے قبل صدر صاحب سے کل کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

آئرلینڈ کا تعارف

ملک آئرلینڈ براعظم یورپ کے انتہائی شمال مغرب میں بحر اوقیانوس کے پانیوں میں واقع ایک جزیرہ ہے۔ 70 ہزار 273 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا یہ ملک چار صوبوں اور 26 کاؤنٹیز پر مشتمل ہے اور 45 لاکھ نفوس کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ یہاں کی اکثریت تقریباً 95 فیصد لوگ رومن کیتھولک

(Roman Catholic) مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور باقی پانچ فیصد کا تعلق دوسرے مختلف مذاہب اور قوموں سے ہے۔

انگریزوں نے بارہویں صدی عیسوی میں آئرلینڈ پر اپنا قبضہ جمایا۔ بالآخر ایک طویل جدوجہد کے بعد 1921ء میں آئرلینڈ انگریزوں سے آزاد ہوا۔ مگر جزیرے کا 1/6 حصہ پھر بھی برطانیہ کے زیر اثر ہے جسے شمالی آئرلینڈ کہا جاتا ہے اور یہاں کا دارالحکومت بلفاسٹ (Belfast) ہے۔

ملک آئرلینڈ بلند و بالا سرسبز، پہاڑوں، دل موہ لینے والی آبشاروں، جھیلوں اور دنیا کے خوبصورت ترین ساحلوں کی وجہ سے سیاحت کے لئے مشہور ہے یہاں بہنے والے دریاؤں میں سے دریائے Shannon سب سے لمبا دریا ہے جس کی لمبائی 370 کلومیٹر ہے جو شمال مغرب سے نکلتا ہے اور جنوب مغرب کی طرف بہتا ہوا بحر اوقیانوس میں مل جاتا ہے۔ جبکہ دوسرا دریا دریائے Liffey، Wicklow کے پہاڑوں سے راستہ بناتا ہوا شمال مغرب سے 121 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے ڈبلن شہر کے وسط سے گزرتا ہوا۔ بحیرہ آئرش میں جا گرتا ہے۔

آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ

آئرلینڈ میں باقاعدہ جماعت اور مشن کے قیام سے پہلے بعض پاکستانی احمدی احباب وہاں جاکر آباد ہوئے۔ سب سے پہلے مکرم محمد حنیف صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سرہندی 1976ء میں ملازمت کے حصول کے لئے وہاں گئے اور Galway شہر میں رہائش پذیر ہوئے۔ بعدازاں وقتاً فوقتاً بعض اور احمدی احباب آئرلینڈ آئے اور مختلف شہروں میں مقیم رہے۔

مشن کے قیام کا جائزہ لینے کے لئے پہلا وفد جو مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ یو۔کے اور مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم (جنرل سیکرٹری جماعت یو۔کے) پر مشتمل تھا۔ اگست 1983ء کو آئرلینڈ بھجوایا گیا۔ اس وفد نے ڈبلن اور گالوے دو شہروں کا دورہ کیا اور مشن کے قیام کا جائزہ لیا۔

یہاں مشن کے قیام کے لئے ابتدائی کوششیں جاری رہیں۔ مکرم کلیم احمد صاحب اور ان کے بیٹے ندیم احمد ملک صاحب پر مشتمل واقفین عارضی کا پہلا وفد 12راگست 1985ء کو لندن سے آئرلینڈ کے لئے روانہ ہوا۔ اس وفد نے ڈبلن اور گالوے کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کا دورہ کیا اور علمی حلقوں سے رابطہ کرکے جماعت کا تعارف کروایا۔ اخباری نمائندوں سے ملاقات کی جس کے نتیجہ میں کئی اخبارات نے ان کے انٹرویو شائع کئے۔

پہلے مربی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایت پر مربی سلسلہ مکرم رشید احمد ارشد صاحب پہلے مربی سلسلہ کے طور پر 15راگست 1988ء کو لندن سے آئرلینڈ پہنچے اور ابتداء میں محمد حنیف صاحب صدر جماعت آئرلینڈ کے ہاں قیام کرکے نماز جمعہ اور دیگر نمازوں کے باجماعت قیام کا اہتمام کیا۔ منتخب احادیث نبوی ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباسات کا آئرش زبان میں ترجمہ کروایا اور مرکزی ہدایت کے تحت مشن ہاؤس کے لئے مکان کی تلاش شروع کردی۔ چنانچہ گالوے (Galway) میں ایک عمارت 32 ہزار پاؤنڈ میں خریدی گئی اور 26 جنوری 1989ء کو مربی سلسلہ نئے مشن ہاؤس میں منتقل ہوگئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دورہ آئرلینڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 29 تا 31 مارچ 1989ء کو آئرلینڈ کا دورہ فرمایا۔ 31 مارچ 1989ء کو حضور نے نماز جمعہ مشن ہاؤس میں پڑھائی اور مشن کے باقاعدہ افتتاح کا اعلان فرمایا۔ اس جمعہ کے موقع پر کل 29 افراد نے شرکت کی جس میں آئرلینڈ کی جماعت کی تعداد 13 تھی۔ اسی روز شام Great Southern ہوٹل میں ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں گالوے کے میئر کے علاوہ 48 معززین شہر نے شرکت کی۔ بعض اخبارات نے حضور انور کے انٹرویو لئے جو بعد میں شائع ہوئے۔

تازہ افضال الٰہی

آئرلینڈ میں جب جماعت کے مشن ہاؤس کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اس وقت جماعت کی مجموعی تعداد صرف 16 تھی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئرلینڈ جماعت کی مجموعی تجنید 260 تک پہنچ چکی ہے اور ملک کے پانچ شہروں Dublin، Galway، Cork، Limerick اور Athlone میں احباب جماعت مقیم ہیں اور یہاں کی جماعت بڑی منظم، مستحکم اور فعال ہے اور مالی قربانی میں پیش پیش ہے۔ ابھی چند ماہ قبل ڈبلن میں 2 لاکھ 80 ہزار یورو کی لاگت سے ایک عمارت بطور مشن ہاؤس خریدی ہے اور اب گالوے (Galway) میں ایک قطعہ زمین خرید کر اس پر بیت کی تعمیر کی توفیق پا رہے ہیں۔

پہلی آئرش احمدی خاتون

آئرلینڈ میں اگرچہ جماعت کا باقاعدہ آغاز 1986ء میں اور مشن ہاؤس، جماعتی سنٹر کا قیام 1989ء میں ہوا ہے۔ لیکن اس سے قبل 1926ء میں ایک پہلی آئرش خاتون کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس خاتون کا نام کیتھلین تھا۔ موصوفہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کی دعوت الی اللہ سے احمدی ہوئیں اور 12 سال کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی اور کچھ عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے گھر بھی ٹھہریں۔ حضور نے ان کا نام حنیفہ بیگم رکھا۔ انہوں نے قرآن مجید حضرت پیر محمد منظور صاحب سے پڑھا۔ بعدازاں اس خاتون حنیفہ بیگم کی شادی سید عبدالرزاق شاہ صاحب مرحوم ابن ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی۔ آپ رشتہ میں حضرت سیدہ ام طاہر کی بھابھی تھیں۔ حنیفہ بیگم صاحبہ گیارہ سال تک اپنے میاں کے ساتھ کینیا میں رہیں پھر ایک لمبا عرصہ قادیان میں گزارا۔ بعدازاں اپنے میاں کے ساتھ ہی احمد آباد سٹیٹ سندھ منتقل ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب بھی احمد آباد سٹیٹ سندھ تشریف لے جاتے تو صبح کا ناشتہ انہی کے گھر تناول فرماتے بلکہ جب واپس جاتے تو پیغام بھیجتے کہ صبح ٹرین ٹاہلی سٹیشن پر رکے گی وہاں ناشتہ تیار ملنا چاہئے۔ آپ گرم گرم ناشتہ تیار کرکے سٹیشن بھیج دیتیں۔ جیسے ہی ٹرین پہنچتی۔ تیار ناشتہ مل جاتا۔ حضور بہت خوش ہوتے اور بہت شکریہ ادا کرتے۔

آپ احمد آباد سٹیٹ میں رہتے ہوئے ٹائیفائڈ سے بیمار ہوئیں اور آپ کا وہیں انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہیں۔

کیتھولک ہونے کی وجہ سے یہاں آئرلینڈ کے لوگ عیسائیت میں بہت سنجیدہ ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ آئرلینڈ میں کیتھولزم، ویٹی کن (Vatican City) (یعنی جہاں پوپ کا قیام ہے اور عیسائیت کا مرکز ہے) سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے حنیفہ بیگم مرحومہ کے علاوہ بعض اور سعید فطرت آئرش باشندے بھی احمدیت کے نور سے منور ہوئے۔

دوسری آئرش خاتون احمدی

آئرش قوم سے دوسری بیعت بھی ایک احمدی خاتون کی تھی۔ اس خاتون کا نام Patricia Coy ہے۔ انہوں نے 1965ء میں قبول احمدیت کی سعادت پائی اور ان کی شادی ماریشس کے ایک احمدی دوست عبدالغنی صاحب سے ہوئی۔ 1967ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دورہ برطانیہ کے دوران موصوفہ نے جب حضور سے ملاقات کی تو ان کی زندگی میں ایک تغیر پیدا ہوا اور اپنے ایمان اور اخلاص میں اس قدر ترقی کی کہ ایک لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ ماریشس رہیں۔ موصوفہ عبدالغنی جہانگیر خان صاحب انچارج فرنچ ڈیسک یو۔کے کی والدہ محترمہ ہیں۔

دیگر احمدی مرد وزن

آئرش قوم کے احمدی ہونے والوں میں ایک مکرم ابراہیم نونن صاحب ہیں جو اس وقت آئرلینڈ میں مربی سلسلہ ہیں۔ یو۔کے میں بھی بطور مربی سلسلہ کام کر چکے ہیں اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے 1991ء میں بیعت کی سعادت پائی۔

ایک اور نوجوان یوسف Pender صاحب ہیں جنہوں نے 2005ء میں احمدیت قبول کی ہے۔ موصوف جماعتی خدمات میں پیش پیش ہیں۔

قبول احمدیت کی سعادت پانے والی ایک خاتون فیونا Okefe صاحبہ ہیں جو اس وقت امریکہ میں زیر تعلیم ہیں۔ موصوفہ نے 2007ء میں بیعت کی۔

ایک خاتون ایما اعجاز ہے جس نے گزشتہ سال 2009ء میں بیعت کی اور ایک احمدی نوجوان اعجاز صاحب سے ان کی شادی ہوئی ہے۔

اس وقت بھی بعض آئرش نوجوان رابطہ میں ہیں اور زیر دعوت ہیں اور جماعت کے قریب آ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے ہیں۔ اب انشاء اللہ العزیز اس سرزمین پر بھی برکتوں اور کامیابیوں کے دروازے کھلیں گے اور احمدیت فتوحات کے ایک نئے دور میں داخل ہوگی اور دوسری اقوام کی طرح آئرش قوم بھی حضرت اقدس مسیح موعود کے چشمہ سے سیراب ہوگی اور احمدیت کے نور سے منور ہوگی۔

15 ستمبر 2010ء

نماز فجر کی ادائیگی کے لئے انتظام ہوٹل Clarion کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں ڈبلن کے وقت کے مطابق صبح چھ بجے اس ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ ڈبلن شہر کے مختلف حصوں میں آباد خاندان صبح مختلف مقامات سے سفر کرکے نماز فجر کی ادائیگی کے لئے ہوٹل پہنچے اور اس جماعت کے مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز فجر ادا کرنے کی توفیق پائی۔

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج یہاں کی مقامی جماعت نے Chester Beatty Library کے وزٹ کا پروگرام ترتیب دیا ہوا تھا۔

لائبریری کا وزٹ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بجکر چالیس منٹ پر ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق اس لائبریری کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا گیارہ بجے Dublin Castle پہنچے۔ جہاں یہ لائبریری واقع ہے اس جگہ پر پولیس کی گاڑی پہلے ہی پہنچی ہوئی تھی اور لائبریری تک جانے کے لئے راستہ کلیئر کیا ہوا تھا اور جب تک حضور انور کا لائبریری کا وزٹ رہا۔ پولیس باہر ڈیوٹی پر موجود رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب لائبریری میں داخل ہوئے تو Mrs. Elaine Wright نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ Mrs. Elaine پی ایچ ڈی ہیں اور سکالر ہیں اور بعض کتب کی مصنف بھی ہیں۔ موصوفہ نے خود بطور گائیڈ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس لائبریری کا مکمل وزٹ کروایا۔

یہ لائبریری ایک عجائب گھر (Museum) کی شکل میں ہے اور اس کا شمار یورپ کے بہترین عجائب گھروں میں ہوتا ہے۔ اس موجودہ لائبریری کا قیام 2000ء میں عمل میں آیا۔ Sir Albert Chester

ایک Mining Engineer Beatty تھا، 1950ء میں اس کی Collections کو سنبھالنے اور محفوظ کرنے کے لئے اس کا قیام عمل میں آیا ہے۔

اس لائبریری میں ہاتھ سے لکھی ہوئی قدیم کتب موجود ہیں۔ نویں، دسویں صدی میں کوفی رسم الخط میں لکھے ہوئے قرآن کریم موجود ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت اور اسلام کی تاریخ پر لکھی ہوئی قدیم، ابتدائی کتب کے نسخے یہاں رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح بعد کے مختلف ادوار کے قرآن کریم اور دیگر مختلف کتب جن میں چہل حدیث اور دعاؤں کی کتب شامل ہیں۔ اس لائبریری کی زینت ہیں۔

اسی طرح بائبل کے بعض قدیم نسخے بھی موجود ہیں۔ بعض قدیم Scripturs موجود ہیں۔ چائنیز زبان میں ان کی قدیم مذہبی کتب بھی اس لائبریری کا حصہ ہیں۔ اسی طرح سترہویں اور اٹھارہویں صدی سے تعلق رکھنے والے جاپانی زبان میں Painted Scrolls موجود ہیں۔ بدھ ازم سے تعلق رکھنے والی بعض قدیم کتب اور نسخے بھی اس لائبریری کا حصہ ہیں۔

اس لائبریری کے ایک حصہ میں مغلیہ سلطنت، مغل بادشاہوں کے ادوار کی نادر اشیاء تصویری زبان میں پینٹنگ کی صورت میں اور تحریری زبان میں اور کتب کی صورت میں رکھی گئی ہیں۔

بعض قدیم فارسی اور ٹرکش زبان کی کتب بھی موجود ہیں۔ اس لائبریری کے وزٹ کے دوران گائیڈ کے ایک سوال پر جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔

جماعت کا تعارف

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے 1889ء میں قادیان میں جماعت کا قیام فرمایا۔ اب اللہ کے فضل سے جماعت دنیا کے 198 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کا پہلا مرکز قادیان میں تھا۔ 1947ء میں وہاں سے پاکستان ربوہ منتقل ہوا اور پھر 1984ء میں حکومت کے بعض ظالمانہ قوانین کی وجہ سے جماعت کے چوتھے خلیفہ نے پاکستان سے لندن ہجرت کی اور اس وقت سے ہیڈ کوارٹر لندن میں ہے۔ 2003ء میں چوتھے خلیفہ کی وفات ہوئی۔ اس کے بعد اب میں پانچواں خلیفہ ہوں۔

حضور انور نے قرآن کریم کے تراجم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کو دنیا کی مختلف 69 زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ منتخب آیات کا ترجمہ سو سے زیادہ زبانوں میں شائع کیا ہے۔ اسی طرح دین کے بارہ میں، آنحضرت ﷺ کے بارہ میں دنیا کی مختلف زبانوں میں ایک بہت بڑی تعداد میں لٹریچر شائع ہوا ہے۔

حضور انور نے MTA کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے اس TV چینل کی نشریات 24 گھنٹے جاری ہیں اور دنیا کے ہر خطہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہم سو ملینز میں پہنچ چکے ہیں۔ افریقہ میں ہماری جماعت کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ غانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، فرانکفون ممالک میں اور ایسٹ افریقہ میں بھی بڑی کمیونٹی ہے۔ ہر جگہ ہم بیوت اور مشن ہاؤسز تعمیر کر رہے ہیں اور یہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور اب آئرلینڈ میں بھی پہلی بیت کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ یہاں ڈبلن اور گالوے میں ہماری جماعت کی تعداد دوصد سے زائد ہے۔

مکرم ابراہیم نونن صاحب پاس کھڑے تھے۔ حضور انور نے فرمایا یہ ہمارے آئرش مربی ہیں۔ ہمارے مربیان افریقن بھی ہیں، انگلش، کینیڈین، امریکنز اور جرمن بھی ہیں۔

حضور انور نے گائیڈ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ یو۔کے آئیں، ہم کو بتائیں، ہم آپ کا انتظام کریں گے۔ حضور انور نے مکرم ابراہیم نونن صاحب مربی آئرلینڈ کو ہدایت فرمائی کہ قرآن کریم (5 Volum Commentary)، اسلامی اصول کی فلاسفی اور بیت الفتوح کی تصویر اور مختلف مولڈرز والا پورا پیکج دیں۔

اس وزٹ کے آخر پر لائبریری کے سٹاف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں یہاں سے سوا بارہ بجے ڈبلن شہر میں واقع "Phoenix Park" سے گزرتے ہوئے ہوٹل کی طرف واپسی ہوئی۔

یورپ کا سب سے بڑا پارک

Phoenix Park کسی بھی شہری حدود کے اندر یورپ کا سب سے بڑا پارک ہے۔ اس کا مجموعی رقبہ 1750 ایکڑ ہے۔ اس پارک میں آئرلینڈ کے صدر کی رہائش گاہ ہے۔ پولیس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور امریکن سفارت خانے کی رہائش گاہ ہے۔ اسی طرح اس پارک کے اندر Dublin Zoo بھی بنایا گیا ہے جس میں دنیا بھر سے مختلف جانور رکھے گئے ہیں۔ پارک کے بعض حصوں میں کھیلوں کی گراؤنڈ بھی ہیں اور ایک بڑا حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ اس پارک کے اندر بہت لمبی چوڑی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔

اس پارک کے مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل تشریف آوری ہوئی جہاں پروگرام کے مطابق سوا ایک بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج ڈبلن Dublin جماعت کی پندرہ فیملیز کے 61 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہر فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور بڑی عمر کے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے۔ بعض احباب اور فیملیز نے اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ہر ایک چھوٹا بڑا اپنی خوش نصیبی پر خوش تھا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔

آج پروگرام کے مطابق ڈبلن سے گالوے (Galway) شہر کے لئے روانگی تھی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد تین بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے مشن ہاؤس "بیت الاحد" کے لئے روانہ ہوئے اور تین بجکر پینتیس منٹ پر مشن ہاؤس آمد ہوئی۔ جہاں حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور احباب جماعت کو السلام علیکم کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

گالوے شہر کا تعارف

یہاں سے گالوے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور چار بجے قافلہ بطرف گالوے (Galway) روانہ ہوا۔

گالوے، ڈبلن شہر سے 120 میل مغرب کی طرف ساحل سمندر پر واقع آئرلینڈ کا چوتھا بڑا شہر ہے۔ اس شہر کی دریافت تیرہویں صدی عیسوی میں ہوئی۔ اس شہر میں آباد لوگوں کی تعداد 68 ہزار ہے۔ اس شہر کو آئرلینڈ کے مغربی ساحل پر آباد ہونے کی وجہ سے یورپ کا آخری شہر بھی کہا جا سکتا ہے۔

گالوے میں آمد

ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گالوے تشریف آوری ہوئی۔ گالوے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور ممبران قافلہ کے قیام کا انتظام ہوٹل Clayton میں کیا گیا تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی ہوٹل کے بیرونی احاطہ میں پہنچی احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

گالوے جماعت کے صدر ڈاکٹر انور ملک صاحب نے اپنی مجلس عاملہ کے ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

صدر لجنہ گالوے مکرمہ قانتہ نونن صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔ اس موقعہ پر بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ ترانے پڑھے۔ گالوے جماعت کے ممبران کے علاوہ Limerick, Cork اور Athlone کی جماعتوں سے بھی احباب اور مختلف فیملیز اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے یہاں پہنچی ہوئی تھیں۔ بعض لوگوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے انہوں نے پہلی بار حضور انور کو اپنے اتنا قریب دیکھا تھا۔ یہ دن ان کے لئے بہت ساری سعادتیں اور برکتیں لے کر آیا تھا۔ ہر چھوٹا بڑا ایک ایک لمحے سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ ہر ایک کی نظر حضور انور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھی۔ ہر ایک کا دل چاہ رہا تھا کہ عشق و محبت اور فدائیت کی یہ گھڑیاں لمبی ہو جائیں۔

اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں عزیزم ارسلان ملک نے پھول پیش کئے اور عزیزہ ایمن نونن نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ہوٹل میں اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ جہاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ تمام جماعتوں سے آنے والے احباب، خواتین نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے بعض ایسے افراد بھی تھے جن کی اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں فیضیاب ہو رہا تھا اور اپنی مراد پا رہا تھا۔

عام ملاقات اور ہدایات

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت احباب میں رونق افروز ہوئے اور فرداً فرداً ہر ایک سے گفتگو فرمائی۔ بعضوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کے کام وغیرہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے نیشنل صدر صاحب سے مختلف علاقوں میں احباب جماعت کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا بعض دفعہ ایسے مواقع ہوتے ہیں اور ایسی سکیمیں نکلتی ہیں کہ ان ممالک میں آنے اور امیگریشن ملنے کے چانسز ہوتے ہیں تو ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضور انور نے ڈنمارک کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ڈنمارک میں ایک وقت مسلمان بہت کم تھے۔ ایک غیراز جماعت دوست کی وفات ہوئی۔ اس کا جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔ اس وقت کے مربی سلسلہ مکرم میر مسعود احمد صاحب مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ہدایت طلب کی تو حضور نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان ہے اور آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ بغیر جنازہ کے دفن نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جماعت نے اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا۔ حضور انور نے فرمایا بعد میں دوسرے لوگوں نے ان مواقع سے فائدہ اٹھایا اور بکثرت ڈنمارک پہنچے۔ اب وہاں غیر احمدیوں کی تعداد تو لاکھوں میں ہے جبکہ احمدیوں کی تعداد چند سو تک ہے۔ اگر اس وقت فائدہ اٹھایا جاتا تو آج احمدیوں کی وہاں تعداد ہزاروں میں ہوتی۔ اس لئے امیگریشن کی جو بھی سکیمیں نکلتی ہیں۔ مواقع پیدا ہوتے ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور نظر رکھنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں آئرلینڈ میں کافی ایگریکلچر زمین خالی پڑی ہے پتہ کریں۔ یہاں زراعت کے لئے زمین مل سکتی ہے؟ اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

بعد ازاں پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مکرم ریاض احمد ملک صاحب

پنجند کے پہلے احمدی مکرم صوبیدار ملک محمد خان صاحب

مکرم صوبیدار ملک محمد خان صاحب ولد نور خان صاحب قوم اعوان فوج میں ملازم تھے۔ پہلی جنگ عظیم میں 1914ء میں ایڈوانس پارٹی لے کر آپ ترکی قسطنطنیہ میں گئے۔ جس جگہ پر انہوں نے کیمپ لگایا۔ احمدی احباب وہاں رہتے تھے جو ان سے پہلے اس جگہ کیمپ لگا کر چلے گئے تھے۔ ان کے پاس سلسلہ احمدیہ کے اخبار البدر، الحکم کے آتے تھے۔ وہاں جا کر جب مکرم صوبیدار ملک محمد خان صاحب نے کیمپ لگوایا اور وہاں ٹینٹ لگوانے لگے تو وہاں سے انہیں ایک سلسلہ احمدیہ کے اخبار البدر یا الحکم کا ایک کاغذ ملا۔ اس کاغذ کو مکرم ملک محمد خان صاحب نے اٹھایا اور پڑھنے لگے۔ اس کاغذ پر یہ الہام لکھا ہوا تھا ’’دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔‘‘

(تذکرہ صفحہ 104 طبع چہارم)

مکرم صوبیدار محمد خان صاحب اپنے تمام لوگوں کو کام پر لگا دیتے اور خود وہ کاغذ پڑھنے لگتے۔ آپ کے ساتھ ایک شخص مکرم حوالدار نواب خان ولد محمد خان اعوان پنجند کے بھی تھے۔ انہوں نے مکرم صوبیدار صاحب سے کہا کہ آپ ہمیں آرڈر دے کر خود اس کاغذ کو پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ اس میں کیا لکھا ہے؟ ہمیں بھی تو بتائیں اور آپ نے اسے بھی وہ اخبار کا کاغذ دکھایا اور اسے بتایا کہ میں یہی پڑھتا رہتا ہوں۔ یہ کاغذ تو مکرم صوبیدار محمد خان صاحب کو مل گیا اب انہیں پتہ نہیں تھا کہ کون مجھے بتائے کہ یہ شخص کہاں ہے۔ جس نے یہ لکھا ہے میں اسے کیسے مل سکتا ہوں۔ جب تجسس ہو اور فطرت نیک، دل میں امنگ اور جذبہ ہو۔ سچ قبول کرنے کی ہمت اور حوصلہ ہو اور منزلوں کی جانب رواں دواں قدم جذبہ صادق کے ساتھ راستوں کی ہر رکاوٹ مٹا کر منزل پا لیتے ہیں۔ آپ نہایت ہی نیک عبادت گزار، تہجد گزار اور نیک نیت اور نیک فطرت انسان تھے۔ آپ نے دعائیں کیں، گڑگڑا کر، خدا کے حضور سجدہ ریز ہوئے۔ آخر یقین محکم رکھنے والے اپنے یقین کی بدولت وہ چیز حاصل کر لیتے ہیں۔ جس پر انہیں یقین ہوتا ہے۔

ایک دن آپ قسطنطنیہ میں ہسپتال میں گئے اور وہاں ایک ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ تو ذکر چھڑ گیا اسی کاغذ کا اسی اخبار کا اور وہ ڈاکٹر صاحب احمدی تھے۔ جب ان سے بات ہوئی تو ان کے دل کی تشنگی کو آب حیات مل گیا۔ ان کے دل نے یقین کی دولت کو پا لیا اور دلوں میں پلنے والا ایک تجسس ایک روپ دھار گیا اور احمدیت کی اصلیتیں آپ پر عیاں ہو گئیں۔ آپ کے دلوں کے قفل کھل گئے۔ دلوں کے اندھیروں میں نور جگمگا اٹھا۔ احمدیت کا نور، حضرت مسیح موعود کا نور، وفا کا نور، مدعا کا نور، غرض احمدیت کی حقیقت اور احمدیت کی حقیقی روح نے آپ کے اندر جنم لیا اور وہ پیاس جو اس اخبار کے ان الفاظ نے ’’کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا‘‘۔ ان کے دلوں میں جگا رکھی تھی آج وہ پیاس ان ڈاکٹر صاحب نے دلائل اور براہین سے بجھادی اور ایک نئی الفت کی، محبت کی فراست کی آگ آپ کے دل میں بھڑک اٹھی اور آپ نے احمدیت کی سچائی اور حقیقت کو پا کر احمدیت میں شامل ہونے کا مصمم ارادہ کر لیا اور وہاں جنگ عظیم اول کے دوران آپ نے 1914ء میں اپنی بیعت کا خط قسطنطنیہ سے لکھا اور اپنے آپ کو احمدیت میں شامل کر لیا۔

آپ کی احمدیت میں آ کر کایا ہی پلٹ گئی آپ اللہ کے ہو گئے۔ آپ نے احمدیت سے اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کیا یا پھر احمدیت کے نور نے ایک انقلاب پیدا کر دیا اور حقیقت میں آپ اللہ کے ہو گئے۔

جنگ عظیم اول ختم ہونے کے بعد آپ اپنے گاؤں واپس آئے وہاں انہوں نے دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ لوگ ان کی اس تبدیلی کو خوب محسوس کرتے تھے۔ ان کی باتوں پر بھی غور کرتے ہیں۔ لیکن آپ کی مخالفت بھی کرتے تھے اور لوگوں کو اکساتے بھی تھے۔

آپ نے عجیب اور منفرد انداز میں دعوت الی اللہ کی۔ ایک دفعہ آپ بیٹھک بنوا رہے تھے۔ جس کو بعد میں بیت الحمد کے طور پر نمازوں کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ آپ نے اس بیٹھک بنانے والے مستری کو دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ ہوتا یوں تھا کہ کئی کئی گھنٹے مسلسل مستری آپ کا کام چھوڑ کر بیٹھ جاتا اور آپ اس کو دعوت الی اللہ کرتے رہتے اور احمدیت کی سچائی سے آپ اس کو آگاہ کرتے رہتے تھے اور شام کو وقت مقررہ پر آپ اس مستری کو کام ختم کرنے کا بھی کہہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ تمہاری دن کی مزدوری پوری ہے۔ کیونکہ اسی میں میرے لئے بہت بڑا اجر ہے کہ تم نے میری باتوں کو بڑے انہماک سے سنا ہے اور خوب اس پر غور کیا۔ غرض اس بیٹھک کا کام کئی ہفتوں تک چلتا رہا۔ آپ اس کو دعوت الی اللہ کرتے رہے اور بیٹھک ختم ہوتے ہی اس مستری نے غالباً اس کا نام سلطان احمد یا اس کا والد تھا، نے احمدیت قبول کر لی اور پھر پنجند میں ایک دفعہ ایسا وقت بھی آیا کہ تمام پنجند کے مستریوں کے گھر احمدی ہو گئے تھے۔ (یہ بات مکرم خادم حسین ولد عبدالرحمٰن ساکن پنجند عمر تقریباً 80 سال نے بتائی) یہ سب مکرم صوبیدار ملک محمد خان کی دعوت الی اللہ کی بدولت ہوا تھا۔

پنجند کی پہلی احمدی خاتون محترمہ گوہر صاحبہ زوجہ صوبیدار محمد خان تھیں۔

انہوں نے بھی اس وقت اپنے خاوند کے ساتھ ہی احمدیت قبول کی۔ نیک سیرت خاتون تھیں اور انہوں نے بھی بصیرت کی آنکھ سے اپنے خاوند کو پہچان لیا۔

پنجند میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قائم ہے ان کی اپنی احمدیہ بیت الحمد موجود ہے اس بیت الحمد کے لئے مکرم عطا محمد صاحب نے اپنی جگہ صدر انجمن احمدیہ کو عطیہ کے طور پر دی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ موصی تھی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور جنت فردوس کا مکیں بنائے۔ (آمین) اور جماعت احمدیہ پنجند کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور اس جگہ احمدیت کا نور خوب پھلے پھولے۔ آمین

(ضلع چکوال تاریخ احمدیت)

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

مکرم ماسٹر عطاء اللہ خاں صاحب آف کاٹھگڑھ

محترم ماسٹر عطاء اللہ صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ 1901ء کو کاٹھ گڑھ میں حضرت چوہدری خواجہ خاں صاحب (بیعت 1903ء) رفیق حضرت مسیح موعود ولد حضرت چوہدری بلند خاں صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (بیعت 1903ء) کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم احمدیہ مڈل سکول کاٹھ گڑھ سے ہی حاصل کی اور آٹھ جماعت پاس کرنے کے بعد اسی سکول میں بطور ماسٹر پڑھانے لگے۔ آپ تقسیم ملک تک اس سکول میں تعینات تھے۔

آپ جماعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ جماعت کاٹھگڑھ کی مجلس عاملہ کے جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری تعلیم و تربیت بھی رہے۔

(از الفضل مورخہ 22۔اپریل 1947ء تاریخ سڑوعہ مولفہ رانا محمد خاں)

جب جلسہ سالانہ قادیان 1937ء کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ہمارے احمدی حضرات کو چاہئے کہ شرعی طور پر حصہ جائیداد عورتوں کو دینا چاہئے۔ مگر بعض احمدی دوست بھی اس پر عمل کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ ماسٹر عطاء اللہ خاں صاحب جب یہ تقریر سن کر کاٹھ گڑھ آئے تو ان تینوں بھائیوں نے باہم مشورہ کر کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے پہلے اپنی بہن کو جائیداد کا حصہ دیا اور حضور کی خدمت میں خط لکھا۔

(الفضل مورخہ 4 فروری 1938ء)

آپ بہت باعلم اور با اخلاق اور جوشیلے احمدی تھے۔ کاٹھ گڑھ کی جماعت احمدیہ کے روح رواں تھے۔ آپ خلیفہ وقت کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور دوسرے احباب کو بھی ترغیب دیتے تھے۔ محترم ماسٹر صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ اور کتب حضرت مسیح موعود کے گہرے مطالعے نے ان کے علم کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ بہت ہی مدلل اور معقول گفتگو ان کا شعار تھی۔

تقسیم ملک کے بعد آپ کو پندرہ ایکڑ زرعی اراضی چک نمبر 2 ٹی ڈی اے خوشاب میں الاٹ ہوئی۔ اور تدریس کے شعبے میں ملازمت گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 4 ٹی ڈی اے خوشاب میں مل گئی۔ 1951ء سے 1964ء تک اسی سکول میں پڑھایا۔ پھر چک نمبر 2 ٹی ڈی اے میں سکول کھل گیا۔ پھر یہاں پڑھانے لگے۔ غالباً 1970ء میں ریٹائر ہوئے۔ اس سارے دیہاتی علاقے کے اکثر طلباء نے آپ سے علم حاصل کیا۔ خاکسار اور دیگر میرے ہم عمر طلباء نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ سارے ہی علاقے میں آپ کی بہت عزت تھی۔ آپ نے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد ایک پلاٹ دارالعلوم غربی بیت صادق کے بالکل سامنے خرید کر اپنے بچوں کے لئے مکان بنوایا اور وہیں رہائش اختیار کی۔ اپریل 1972ء میں وفات پائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

بہت ہی نرم دل، حسن ظن رکھنے والے، اپنے اور غیروں سے محبت اور شفقت سے پیش آنے والے، انتہائی نمازی اور پرہیزگار، خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے، قناعت پسند، ایک شاکر اور باکردار انسان تھے۔ آپ کے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں بڑے بیٹے مکرم احسان اللہ خاں صاحب اسلام آباد میں ملازم ہیں۔ دوسرے بیٹے مکرم اکرام اللہ خاں صاحب لندن میں مقیم ہیں۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

تیزاب کی دریافت

دنیا کا پہلا کیمیا داں جابر ابن حیان (813ء) تھا۔ وہ قرع انبیق کے آلے کا موجد تھا جس سے اس نے شورے کا تیزاب (نائٹرک ایسڈ) بنایا۔ اس نے نوشادر، گندھک کی مدد سے شورے کے علاوہ گندھک کا تیزاب ایجاد کیا۔ عمل کشید اور فلٹر کا طریقہ اس کی ایجادات ہیں۔

مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب سابق مربی سنگاپور

سنگاپور میں دعوت الی اللہ کے لئے مربیان سلسلہ کی دینی خدمات

اور بے مثال قربانیوں پر غیروں کا خراج تحسین

سنگاپور کا تعارف

شیروں کا مسکن ہونے کی وجہ سے ملائی زبان میں اس کا نام سنگاپور رکھا گیا۔ جنوب مشرقی ایشیا کے اس جزیرہ کی لمبائی 42 کلو میٹر اور چوڑائی 23 کلو میٹر ہے۔ اس کے اردگرد 50 چھوٹے جزائر بھی ہیں آبادی تیس لاکھ سے زائد ہے۔ دارالحکومت سنگاپور سٹی کی آبادی صرف تین لاکھ ہے۔ یہاں کے مذاہب میں بدھ مت 30 فیصدی، عیسائی 19 فیصدی، مسلمان 16 فیصدی ہیں۔ جن کی اکثریت شافعی مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ چینی 80 فیصدی ہیں ان میں برائے نام مسلمان بھی ہیں۔

سنگاپور میں سب سے پہلے ملائی نسل کے ماہی گیر آباد ہوئے پھر قریبی ریاستیں حملہ آور ہوئیں۔ چودھویں صدی کے آخر میں ملاکا نے اس پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا۔ کئی صدیوں تک یہ جزیرہ بے آباد رہا۔ پھر اس نے ایک خوفناک جنگل کی صورت اختیار کر لی۔ یہ خونخوار درندوں، شیروں اور مگرمچھوں کا مسکن بن گیا۔ بعدازاں بحری ڈاکوؤں نے اسے اپنا مسکن بنالیا۔ اس دور میں یہ ملایا کی ریاست Johor کی ملکیت تھا۔ فروری 1819ء کو سنگاپور کے سلطان عبدالرحمان کے بھائی حسین وائی جوہور نے سنگاپور کو برٹش کمپنی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد 1921ء میں برطانیہ نے ایک بڑا ابھاری، بحری اڈہ سنگاپور میں تعمیر کیا اور اسے دنیا کی ایک بڑی بندرگاہ بنا دیا۔

اس وقت سنگاپور آزاد جمہوریہ ہے۔ صدر ریاست کا سربراہ اور مسلح افواج کا کمانڈر انچیف ہے جو براہ راست عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتا ہے۔ جبکہ وزیر اعظم حکومت کا سربراہ ہے۔ قانون سازی کا اختیار 83 رکنی منتخب پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔

یکم جنوری 1996ء کی عالمی رپورٹ کے مطابق سنگاپور دنیا کا 9واں امیر ترین ملک ہے۔ اسے ایشیا کا پیرس، مشرق اور مغرب کا دروازہ، بحرالکاہل کی کنجی اور مشرق کا نگینہ بھی کہا جاتا ہے۔

سنگاپور میں احمدیت

6 مئی 1935ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مولوی غلام حسین ایاز صاحب کو بطور مربی سلسلہ قادیان سے سنگاپور کے لئے روانہ کیا۔ انہیں صرف سفرخرچ دیا گیا انہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے آمد پیدا کر کے فریضہ دعوت الی اللہ ادا کیا اور سالہا سال کی کوشش سے ایک مخلص جماعت قائم کر دی۔

محمد یونس فاروق صاحب 11 جنوری 1946ء کو حضرت مولوی صاحب کے ذریعہ مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ پانچ ماہ سنگاپور میں رہنے کے بعد واپسی پر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا۔

''مولوی صاحب کی جدوجہد کا میرے دل پر اثر ہے۔ موصوف نے خدمت دین میں اتنی محنت اٹھائی ہے کہ قبل از وقت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ ہمیشہ بیمار رہنے کے باوجود دعوت الی اللہ میں مصروفیت کا یہ عالم ہے کہ صبح 4 بجے سے لے کر رات گیارہ بارہ بج جاتے ہیں۔ اس عرصہ میں موصوف کو گھڑی بھر کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ آرام کر لیں۔

مخالفت کا یہ عالم ہے۔ کہ گفتگو کے لئے اپنی مسجد یا گھر پر ایاز صاحب کو بلا کر بڑی بے رحمی سے زدوکوب کرتے ہیں لیکن بعض اوقات چلتی ہوئی گاڑی سے گرا کر زخمی کر دیتے یا مکان کی چھت سے گرا دیتے ہیں ان سب مشکلات کے باوجود مولانا مرحوم کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ تہجد اور نمازوں میں آپ کی تضرعات سے اللہ تعالیٰ کی تائید ہمیشہ آپ کے شامل حال رہی۔ جاپانیوں کے قبضہ کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مخالفوں کو ٹھکانے لگا دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مولانا کی قربانیوں کے شاندار نتائج کا ذکر کرتے ہوئے ایک بار فرمایا ''ملایا میں یا تو یہ حالت تھی کہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کو ایک دفعہ لوگوں نے رات کو مار مار کر گلی میں پھینک دیا اور کتے ان کو چاٹتے رہے یا اب جو لوگ ملایا سے واپس آتے ہیں انہوں نے بتایا کہ اچھے اچھے مالدار ہوٹلوں کے مالک اور معزز طبقہ کے ستر اسی کے قریب دوست احمدی ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔''

ایاز صاحب کی خدمات کو خراج تحسین

حضرت مولانا کی مخلصانہ خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے پاکستان کے مشہور صحافی اور قلمکار کیپٹن سید ضمیر احمد جعفری نے جون 1946ء میں جماعت احمدیہ کو ایک خط میں لکھا کہ

''میں حال ہی میں مشرق بعید سے آیا ہوں۔ ملایا جاوا وغیرہ میں آپ کے سلسلہ کی طرف سے مولوی غلام حسین صاحب ایاز .... کا کام کر رہے ہیں۔ اپنے منصب کو وہ انتہائی ایثار و خلوص اور خاصے سلیقہ کے ساتھ انجام دے رہے ہیں بلکہ جن دشواریوں اور نامساعد حالات میں سے وہ گزر رہے تھے۔ اگر اس پر غور کیا جائے تو ان کے استقلال، حوصلہ اور ہمت پر حیرت ہوتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ اس کام کو ایک فریضۂ ایمانی سمجھ کر کر رہے ہیں۔ ضمناً میں یہاں ایک ذاتی تاثر کا ذکر کروں جس پر مجھے اب بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ بیرون ملک جانے سے پیشتر احمدیت کے متعلق کوئی خیال آتے ہی میں اکثر سوچا کرتا تھا کہ ان کے مربیان کے لئے تو مزے ہی مزے ہیں۔ دیس دیس کی سیر اور فارغ البالی کی زندگی۔ آدمی کو یہ دو چیزیں مل جائیں تو اور کیا چاہئے۔ مگر ملایا میں مولوی غلام حسین ایاز کو دیکھ کر میری اس خوش فہمی کو سخت دھکا لگا ہے۔ میں نے دیکھا کہ یہ لوگ خاص محنت و مشقت کی زندگی گزار رہے تھے۔ اتنی مشقت اگر وہ اپنے وطن میں کریں تو کہیں بہتر گزر بسر کر سکتے ہیں۔

محترم مولانا ایاز صاحب کے ساتھ جن ابتدائی مربیان سلسلہ نے خدمت کی ان میں مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری 18 اپریل 1936ء کو سنگاپور کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ سید شاہ محمد صاحب بھی آئے جو چند ماہ تک سنگاپور میں خدمت کے بعد انڈونیشیا بھجوا دئے گئے۔ (آپ ایک لمبے عرصہ تک انڈونیشیا کے رئیس دعوت الی اللہ رہے)

تیسرے مربی مولوی امام الدین صاحب تھے جو 18 جون 1946ء کو قادیان سے روانہ ہو کر 6 جولائی کو سنگاپور پہنچے۔ سفر میں مشکلات کی وجہ سے آپ ایک بحری جہاز میں بطور دھوبی ملازم ہو کر سنگاپور پہنچے ان کے علاوہ میاں عبدالحئی صاحب اور مولوی محمد سعید صاحب انصاری کو بھی مولانا ایاز صاحب کے ساتھ خدمت کا موقعہ ملا۔

1940ء میں ایاز صاحب مرحوم کی انتھک مخلصانہ کوششوں کے نتیجہ میں ملایا میں پندرہ احمدیوں پر مشتمل جماعت قائم ہو گئی تھی۔

یکم ستمبر 1939ء کو دوسری جنگ عظیم چھڑ گئی۔ جاپان نے دو تین ماہ کے اندر سنگاپور سمیت بحرالکاہل کے بہت سے جزیروں پر قبضہ کر لیا۔ یہ ایام مولانا ایاز صاحب کے لئے انتہائی صبر آزما تھے۔ آپ ان دنوں بڑی رقت اور گداز سے دعائیں کرتے اور اکثر بذریعہ کشف اور الہام دعا کی قبولیت کے متعلق بشارات آپ کو مل جاتی تھیں۔

تہجد میں رو رو کر دعائیں کرنا آپ کا معمول تھا۔ ایک دفعہ انڈونیشیا سے ایک مہمان اپنے بچے کے ساتھ رات کو بیت الذکر میں سویا ہوا تھا۔ صبح اٹھ کر بچے نے اپنے باپ سے پوچھا کیا مولوی صاحب کے دانت میں درد ہے؟ رات یہ بہت روتے رہے ہیں۔

مولانا موصوف کی کاوشوں کا پھل اور نتائج

محترم مولانا ایاز صاحب کی کوششوں کا پہلا پھل حاجی جعفر بن حاجی وتنارا تھے۔ آپ جنوری 1937ء میں حلقہ بگوش احمدیت ہوئے آپ بھی شدید مخالفت میں ثابت قدم رہے۔ ایک دفعہ اڑھائی سو مسلح افراد نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور احمدیت سے منحرف نہ ہونے کی صورت میں قتل کر دینے کی دھمکی دی۔ آپ نے اونچی آواز سے تشہد پڑھ کر اعلان کیا کہ میں کس بات سے توبہ کروں؟ جب مجمع کے اشتعال میں کمی نہ آئی اور وہ مکان میں گھس کر جانی نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دیتا رہا تو آپ ایک چھرا ہاتھ میں لے کر دروازہ میں کھڑے ہو گئے اور دشمنوں کو للکار کر کہا اب اگر کسی میں جرأت ہے تو بری نیت سے میرے مکان میں گھسنے کی کوشش کر کے دیکھے کہ اس کا کیا حشر ہوتا ہے۔ دوسرے دروازہ سے حاجی صاحب کی بہادر لڑکی نے تلوار لے کر باہر نکل کر اعلان کیا جب سے میرے والد احمدی ہوئے ہیں انہوں نے کوئی خلاف شرع بات نہیں کی بلکہ پہلے سے زیادہ پکے دیندار ہیں۔ اگر کسی نے میرے باپ پر حملہ کی کوشش کی تو وہ جان لے کہ اس کی خیر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے باپ بیٹی کی اس ایمانی جرأت سے مشتعل ہجوم پر ایسا رعب طاری کیا کہ مقامی ملائی پولیس کے معین افراد کی تائید کے باوجود کسی کو آپ کے گھر میں گھسنے کی اور حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

محترم مولانا ایاز صاحب 6 مئی 1935ء کو قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔ پندرہ برس بعد 29 نومبر 1950ء کو ربوہ میں تشریف لائے۔ ان کی بیٹی نے نہ پہچاننے کی وجہ سے شور مچا دیا۔

8 اکتوبر 1956ء کو دوبارہ سنگاپور بھجوائے گئے۔ کچھ عرصہ سنگاپور میں قیام کے بعد بورنیو متعین کئے گئے۔ آپ ذیابیطس کے مریض تھے۔ بیماری کے بڑھ جانے کی وجہ سے 17 اور 18 اکتوبر 1959ء کی درمیانی شب اللہ کو پیارے ہو گئے۔

مولانا محمد صادق سماٹری صاحب کی دینی و علمی خدمات

مولانا محمد صادق صاحب المعروف سماٹری کو بھی سنگاپور میں خدمت دین کا خوب موقعہ ملا ہے۔ ملائی زبان کے اخبار ''اوتوسن ملایو'' میں آپ کے مضامین سے ملائی لوگوں تک تو احمدیت کا پیغام پہنچ جاتا مگر ملک کی انگریزی دان اکثریت اس سے محروم رہتی اس لئے انگریزی دان مربی سلسلہ کے لئے ان کی طرف سے

مطالبات آتے رہے۔ 1952ء میں میں نے شاہد کیا۔ مرکز نے انگریزی دان مربی کے طور پر مجھے بھجوانے کا فیصلہ کیا۔ میں نے اس وقت کے وکیل اعلیٰ محترم حافظ عبدالسلام صاحب سے درخواست کی کہ مجھے بی۔اے کر لینے کے بعد بھجوایا جائے۔ انہوں نے فوری ضرورت کے پیش نظر تاخیر نامناسب سمجھی اور تائید ایزدی کے بھروسہ پر میدان میں کود پڑنے کی نصیحت کی۔ ازراہ بندہ نوازی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے الوداعی دعوت میں شمولیت کا موقعہ دیا۔ میرے والدین لاہور سے پھولوں کے ہار لے کر آئے جو انہوں نے حضور کو پہنائے اور حضور نے اس عاجز کو پہنائے۔ ربوہ سٹیشن پر پھولوں کے ہار پہن کر اور نعرہ ہائے تکبر کے درمیان بورنیو جانے والے مربی سلسلہ مرزا محمد ادریس صاحب مرحوم اور خاکسار کو الوداع کہا گیا کراچی سے ایئر انڈیا کے ذریعہ ہم ممبئی گئے اور وہاں سے بحری جہاز Corfu پر براستہ کولمبو 11 جنوری 1953ء کو کوئی آٹھ دن کے بحری سفر کے بعد ہم سنگاپور پہنچے۔

سنگاپور پہنچے ابھی مجھے چند دن ہی ہوئے تھے کہ ملک کے اہم ترین اخبار The Straits Times میں ایک بہائی عورت جس نے طبقہ نسواں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک تنظیم بنائی ہوئی تھی اس کی طرف سے گورنر کے نام مطالبہ پڑھا کہ دینی قوانین بابت شادی بیاہ ناقص ہیں انہیں تبدیل کیا جائے۔ میں نے لکھا دینی قوانین میں کوئی نقص نہیں۔ ملائی لوگوں کے اس کے غلط استعمال کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ ایک روز بعد میرا مرسلہ Islam avoids extremes کے عنوان سے نمایاں طور پر چھپ گیا۔ اس سے میری حوصلہ افزائی ہوئی اور میرا روزانہ کا طریق ہو گیا کہ ناشتہ سے پہلے دو تین اخباروں کا مطالعہ کرتا اور حسب ضرورت مراسلات لکھتا۔ تین سالہ قیام میں مختلف اخباروں میں بفضلہٖ تعالیٰ میرے کوئی تین سو کے قریب مراسلات تھے۔ جو مثلاً تعدد ازدواج لازمی نہیں۔ یہ بعض مشکلات کا ضروری حل ہے اور بیویوں سے مساوی سلوک اس کی ضروری شرط ہے۔ دین تلوار کے زور سے نہیں پھیلا، احمدیت کا تعارف۔ چور کا ہاتھ کاٹنے اور دینی سزاؤں کی حکمت، ملائی لوگوں کے تعدد ازدواج پر چینیوں کے اعتراضات کے جواب اور حرمت شراب کی حکمت وغیرہ پر مشتمل تھے۔

سنگاپور کے انگریزی اخبار بورنیو میں بھی پڑھے جاتے تھے۔ ان دنوں حضرت ڈاکٹر حافظ بدرالدین صاحب بورنیو میں مقیم تھے۔ مراسلات کی اشاعت پر ان کی طرف سے باقاعدگی سے تحسین و آفرین کے خطوط موصول ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

ان دنوں پاکستان کے وزیراعظم محمد علی بوگرا جنہوں نے اپنی سیکرٹری سے دوسری شادی کی تھی۔ انڈونیشیا میں کانفرنس کے لئے جاتے ہوئے سنگاپور سے گزرے۔ میں نے انہیں خط لکھا کہ حسب ضرورت دین دوسری شادی کی اجازت دیتا ہے۔ مگر دونوں بیویوں سے مساوی سلوک کی شرط کے ساتھ آپ نے اس رعایت سے فائدہ اٹھایا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس کی ضروری شرط کا بھی خیال رکھیں گے۔ ایئرپورٹ پر میں انہیں خط تھما دیا جو انہوں نے جیب میں ڈال لیا۔ سٹریٹس ٹائمز کے نمائندہ نے خط کی نقل مانگی اور اپنی کار میں مجھے مشن ہاؤس لا کر نقل لے گیا۔

ان دنوں ہمیں ٹیلی فون کی سہولت بھی حاصل نہیں تھی۔ میں نے ہمسایوں کے فون پر وزیراعظم کو اطلاع دی کہ رپورٹر خط کی نقل لے گیا ہے۔ اس کی اشاعت پر آپ کو اعتراض تو نہیں ہوگا۔ اتفاقاً یہ فون ان کی نئی بیگم نے سن کر کہا The Prime Minister will appreciate if it is not published میں نے جب اخبار سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ اب تو یہ خبر رائٹر نے ساری دنیا میں پھیلا دی ہے۔ ہم نہ شائع کریں گے تو دوسرے شائع کر دیں گے۔

اگلے دن اخبار کے پہلے صفحہ پر وزیراعظم اور ان کی بیوی کی تصویر کے ساتھ موٹے الفاظ میں Be fair to them both Ali Missionarys hint on wife management یہ خبر چھپ گئی۔

سنگاپور میں میرا طریق تھا کہ مختلف ممالک کے قومی دنوں کے انعقاد سے کوئی دو ہفتے پہلے جماعت کی طرف سے خیر سگالی کا خط لکھ دیتا۔ اس کے جواب میں ان کی طرف سے دعوت نامہ آ جاتا۔ اسی عمل کے نتیجہ میں انڈونیشین سفارتخانہ کی طرف سے دعوت نامہ آ گیا۔

سنگاپور میں سرکاری تقاریب پر انڈیا کے سفارت خانہ کی طرف سے چائے اور پکوڑے وغیرہ پیش کئے جاتے تھے۔ انڈونیشیا کے سفارت خانے کی طرف شرابیں پیش کی گئیں جن کا مرد و زن نے خوب فائدہ اٹھایا۔ میں نے اس وقت کے انڈونیشین وزیراعظم برہان الدین ھرھپ کے نام احتجاجی خط لکھ دیا جس کا ملکی پریس میں A storm in the consular cup وغیرہ عنوانوں سے خوب چرچا ہوا۔ ہمارے پاکستان کے نمائندے جو خود ایسے کام کرتے تھے انہوں نے فون کر کے کہا بھائی انڈونیشنز کے کیوں پیچھے پڑ گئے۔ میں نے کہا دین کے قوانین کی برملا مخالفت مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ سب غیر از جماعت نے اخبار میں لکھا۔ یہ سنگاپور مشن کے جرأت منداور مخلص مسٹر قریشی کو ہی زیب دیتا ہے کہ شراب نوشی کے خلاف برملا احتجاج کرے۔

رچرڈ نکسن سے ملاقات

1953ء میں محترمی تاثیر احمد صاحب نے احمدیہ انفارمیشن سروسز کے نام سے کراچی میں ایک ادارہ بنایا ہوا تھا۔ انہوں نے اخباری نمائندہ کے طور پر ایک پروانہ مجھے دے دیا۔ جس کی بنا پر حکومت نے میرے نام یہ پریس کارڈ جاری کر دیا۔ جس سے اہم سرکاری تقریبات میں شمولیت کا مجھے موقعہ مل جاتا۔

امریکہ کے رچرڈ نکسن جو اس وقت وائس پریذیڈنٹ تھے۔ سنگاپور میں یونائیٹڈ نیشنز ڈے پر تقریر کے لئے آئے ہیں۔ میں اچکن، شلوار اور ٹوپی پہن کر کتاب Islamic Teaching regarding peace & Happiness اور آٹوگراف بک لے کر پہنچ گیا۔ پبلک ریلیشنز آفیسر نے بتایا اخباری نمائندوں کی کرسیاں پُر ہو گئی ہیں۔ آپ سفارتی نمائندگان میں جا کر بیٹھ جائیں۔ میں نے خدا کا شکر ادا کر کے دعا کی۔ مولا کریم یہاں تک تو تم نے مجھے پہنچا دیا ہے۔ اب نکسن سے ملاقات اور کتابچہ کی پیشکش کو بھی ممکن بنا دے۔ قربان جاؤں مولا کریم کے جس نے دعا کو قبولیت کا شرف بخشا۔ تقریر کے بعد میں نے کتاب پیش کی اور آٹوگراف لیا۔ اس کے بعد پاکستان ایمبیسی کی طرف سے نکسن کے ساتھ تصویر آ گئی۔

خراج تحسین

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان تھا کہ دین کا درد رکھنے والے اہل علم طبقہ نے دین کے بارہ میں غلط فہمیوں کے ازالہ اور اس کی خوبیوں کو اجاگر کرنے کے لئے ہماری کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا۔

ایک غیر از جماعت ڈاکٹر احمد محی الدین نے اپنے مکتوب محررہ 31 جنوری 56ء میرے نام خط میں لکھا۔

آج میں نے اخبار میں Islam Teaches tolerance کے عنوان کا خط پڑھا۔ اس تحریر اور اس کی نوعیت کی بعض سابقہ تحریروں کے بارہ میں چند خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔

اس ملک میں بدقسمتی سے اسلام کے صریح دشمن غالب ہیں اور بعض غیر متعلق لوگ اس غلبہ کی وجہ سے غلط فہمیوں کا شکار ہیں اور بظاہر مقامی مسلمانوں میں نہ حمیت ہے نہ صلاحیت کہ بوقت ضرورت اسلامی اصول کی حمایت میں آواز بلند کر سکیں۔ اس طرح ہر الزام کے بعد خاموشی اعتراف جرم کے مترادف ہو جاتی ہے اکثر مجھے خیال ہوا کہ باوجود ان ممانعات کے جو میرے عہدے سے متعلق ہیں۔ اس میدان میں کود پڑوں۔ دو دفعہ مجبوراً کود ابھی مگر کسی اور کے نام کی آڑ میں آپ نے جو مسلسل جدوجہد اخباروں میں جاری کی ہے۔ اس کو میں اس ملک میں اسلام کی بڑی خدمت تصور کرتا ہوں اور اس خیال میں دوسرے بھی میرے ساتھ شریک ہیں۔ ممکن ہے کہ یونیورسٹی کے جو طالب علم مشورہ کے لئے آپ کے پاس آئے تھے وہ ان اخباری خدمات سے آپ کے واقف ہوئے ہوں میں نے صرف ان کو آپ کا پتہ بتلایا تھا۔

المختصر آپ ایک ضروری خدمت اخبار کے ذریعہ انجام دے رہے ہیں اور جہاں تک میں جانتا ہوں۔ دلچسپی رکھنے والے احباب پر اس خدمت نے اچھا اثر قائم کیا ہے ممکن ہے آپ کی اتباع میں اور لوگ بھی میدان میں اتر آئیں۔

نیازمند احمد محی الدین

☆☆☆

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

تھائی (Thai) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

تھائی زبان تھائی لینڈ کی قومی اور آفیشل زبان ہے۔ تھائی لینڈ کے علاوہ شمالی ملائشیا، کمبوڈیا، جنوبی میانمار اور لاؤس (Laos) میں بھی اس زبان کے بولنے والے کافی تعداد میں ملتے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق 60 سے 64 ملین افراد یہ زبان بولتے ہیں۔

تھائی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کے کام کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں 1996ء میں ہوا۔ آپ نے اس وقت کے صدر جماعت احمدیہ تھائی لینڈ مکرم رفیق چانن صاحب کو تھائی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کروانے کے لئے ہدایات ارشاد فرمائیں۔ تھائی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی سعادت مکرم Uung Kurnia صاحب ایم بی اے، ایم ایڈ کو حاصل ہوئی جو جماعت احمدیہ تھائی لینڈ کے موجودہ صدر اور مربی سلسلہ ہیں۔ آپ کی معاونت مقامی تھائی دوست مکرم جمعہ خان (Juma Khan) صاحب نے کی جو جماعت کے معلم ہیں۔ ترجمہ کے لئے حضرت ملک غلام فرید صاحب کی مرتبہ One Volume Short Commentary کو سامنے رکھا گیا۔ اس کے علاوہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن اور انڈونیشین ترجمہ قرآن کریم، تفسیر صغیر، تفسیر کبیر اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درس قرآن سے بھی استفادہ کیا گیا۔ تھائی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ خاصا مشکل کام تھا کیونکہ بہت سی دینی مذہبی اصطلاحات کے لئے تھائی زبان میں کوئی موزوں الفاظ نہیں تھے اور تھائی زبان نے بہت کم غیر زبانوں کے الفاظ کو اپنے اندر سمویا ہے۔ یہ ترجمہ کئی علماء اور بدھسٹ ماہرین زبان سے بھی چیک کروایا گیا۔

تھائی ترجمہ قرآن تین حصوں میں طبع ہوا۔ پہلے دس پاروں کی طباعت 1999ء میں دو ہزار کی تعداد میں ہوئی۔ اس کی دوسری جلد جو گیارھویں سے بیسویں پارہ کے ترجمہ پر مشتمل ہے اس کی طباعت 2005ء میں ہوئی اور اس کے ایک ہزار نسخے طبع ہوئے۔ تیسری اور آخری جلد جو اکیسویں سے تیسویں پارہ کے ترجمہ پر مشتمل ہے جون 2008ء میں طبع ہوئی اور اس کی بھی ایک ہزار کاپیاں طبع کی گئیں۔

پہلی دو جلدوں کی طباعت کا خرچ مرکز نے ادا کیا جبکہ تیسری جلد کی طباعت کے اخراجات میں ایک حصّہ مکرم چوہدری منیر نواز صاحب آف پاکستان نے ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

محترم میجر جنرل (ر) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی سالانہ کارکردگی

2009-10ء

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ (THI) اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی یاد میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عملی جامہ پہنایا۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ پچھلے قریباً ڈھائی سال کے قلیل عرصے میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور خصوصی توجہ کے باعث کامیابی اور کامرانی کے متعدد مراحل طے کر چکا ہے اور ہر روز کر رہا ہے، اس ادارے کا بنیادی مقصد Serving Humanity (انسانیت کی خدمت) ہے۔ یہ "Motto" ادارے کے تمام کارکنان اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے کئی خطوط اور ارشادات میں ادارے کے تمام کارکنان کی کاوشوں کو سراہا ہے اور دعا وسلام بھجوایا ہے۔ حضور انور کی خوشنودی ہم عاجزوں کیلئے روحانی سکون کا کام کرتی ہے اور ایک بہت بڑی حوصلہ افزائی بھی ہے۔

THI کی سالانہ رپورٹ کا مقصد (2009-10) خدا تعالیٰ کے بے انتہاء فضلوں میں سے چند فضلوں کا ذکر کرنا اور قارئین سے دعا کی درخواست کرنا ہے۔

پروفیشنل واکیڈیمک سروسز

☆امسال 13,712 مریضوں کی رجسٹریشن ہوئی اور سب ریکارڈ محفوظ کیا گیا ہے۔

☆شعبہ بیرون مریضان (OPD) میں 43,611 مریضوں کا طبی معائنہ کیا گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے ہر کونے سے مریض تشریف لائے اور کئی مریض دو سے تین دن کا طویل سفر طے کر کے آئے اور اپنے علاج کے منتظر رہے ان علاقوں میں کشمیر، کوئٹہ، سندھ اور قبائلی علاقہ جات کے مریض شامل ہیں۔

☆شعبہ اندرون مریضان (CPC,CCU1, CCU2,SICU) 24 گھنٹے کھلے رہتے ہیں۔ ایک Resident Cardiologist اور میڈیکل آفیسر ہر وقت ڈیوٹی پر موجود ہوتے ہیں۔ دوران سال 7,316 مریض علاج کیلئے داخل کئے گئے۔ ان مریضوں میں سے زیادہ تر مریض تشویشناک حالت میں مختلف شہروں سے بذریعہ ایمبولینس منتقل کئے گئے جس میں سرگودھا، فیصل آباد، جھنگ، خوشاب، راولپنڈی، اسلام آباد، لاہور خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان میں سے کافی تعداد میں مریض شام اور رات کے اوقات میں لائے گئے اور ان کو فوری طبی علاج مہیا کیا گیا جن میں سے مختلف مریضوں کے Invasive اور سرجیکل پروسیجرز کئے گئے۔

☆شعبہ (ETT,ECHO,ECG) میں 37,995 مریضوں کے Cardiac tests کئے گئے۔ جن کا معیار کسی بھی اچھے ہسپتال کے معیار سے کم نہیں ہے۔

☆ کارڈیک پروسیجرز (انجیوگرافی انجیو پلاسٹی اور مستقل یا عارضی پیس میکر) 1,412 مریضوں کے کئے گئے۔ کارکردگی اور مریضوں کی بحالی صحت کی شرح کے لحاظ سے اس شعبہ کا معیار اللہ کے فضل سے دنیا کے بہترین ہسپتالوں کے برابر ہے۔

☆ سرجیکل پروسیجرز (SICU,CSSD,OT) 203 کئے گئے۔ ان میں بڑوں اور بچوں کا جراحی کے طریقہ سے علاج کیا گیا جن میں دل کے بائی پاس اپریشن، دل کے نئے Valves اور پیدائشی دل کے Defects کو ٹھیک کرنا شامل ہیں۔ اپنی کامیابی کے لحاظ سے اس شعبہ کا رزلٹ بھی بہت اعلیٰ معیار کا ہے۔

☆ایکسرے ڈیپارٹمنٹ میں 8,195 مریضوں کے ایکسرے کئے گئے۔ شعبہ ایکسرے کی رپورٹس کمپیوٹر نیٹ ورکنگ کے ذریعے متعلقہ ڈاکٹر صاحبان اور وارڈز میں فوری طور پر پہنچا دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایکسرے کی سافٹ اور ہارڈ کاپی مریض کو بھی مہیا کر دی جاتی ہے۔ یہ سہولت اپنی نوعیت میں منفرد ہے اور دنیا کے صف اول کے ہسپتالوں میں دستیاب ہوتی ہے۔

☆شعبہ لیبارٹری میں 55,571 مریضوں کے مختلف ٹیسٹ کئے گئے۔ اس شعبہ میں بھی بین الاقوامی معیار کے مطابق ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور رپورٹ متعلقہ شعبہ جات کو بروقت بھجوانے کا مؤثر نظام موجود ہے۔

☆شعبہ فارمیسی سے 43,919 مریضوں نے ادویات حاصل کیں۔ اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ ملک میں موجود سب سے بہتر نیشنل/ملٹی نیشنل کمپنیوں سے افادیت کے حساب سے سب سے معیاری ادویات مریضوں کو مہیا کی جائیں۔ شعبہ فارمیسی کی مستقل نگرانی ایک فارماسسٹ ڈاکٹر کرتے ہیں اور اس کے علاوہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کا بورڈ اس کی باقاعدہ نگرانی/ چیکنگ کرتا ہے۔

☆Clinical Nutritionist سے 159 مریضوں نے مشورہ حاصل کیا۔

☆فزیوتھراپی کے 4,869 سیشنز ہوئے جس میں مختلف شعبہ بیماریوں سے متاثر مریضوں کی Rehablitation کی جاتی ہے علاوہ ازیں GYMNASIUM سے فائدہ حاصل کرنے والے افراد 184 تھے (جن میں خصوصی طور پر ادارہ کے کارکنان اور عمومی طور پر دیگر افراد بھی مستفیذ ہوتے ہیں)

☆ایمبولینس Visits 1,081 کی گئیں۔ جن میں تجربہ کار ایمبولینس کی ٹیم نے مختلف سیریس مریضوں کو کارڈیک ایمبولینس کے ذریعہ ہسپتال ٹرانسفر کیا جن میں بیرون از ربوہ سے مریضوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔

☆شعبہ لائبریری و ٹریننگ کے تحت 570 لیکچرز، 336 Teaching Rounds، میڈیکل کتب 142 Issue کی گئیں، اور 24 کمپیوٹر کلاسز کا انعقاد ہوا۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں گزشتہ دو سال سے نرسنگ ٹریننگ کی کلاسز جاری ہیں۔ جس میں نرسز کو لیکچرز (آڈیو/ وڈیو) اور کلینیکل ٹریننگ کے ذریعے ٹریننگ دی جاتی ہے۔

☆Basic Life Support (BLS) کا کورس 250 افراد نے مکمل کیا۔

☆ سٹاف کی سہولت کیلئے چھوٹے بچوں کیلئے علیحدہ نرسری کا انتظام ہے جس میں بچوں کے کھیل کود اور ان کے کھانے پینے کا اعلیٰ انتظام ہے۔ اس نرسری سے فائدہ یہ ہے کہ والدین سکون سے اپنا کام کر سکتے ہیں اور بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشوونما اور حفاظت بھی رہتی ہے۔ شعبہ نرسری میں بچوں کی کل تعداد 11 ہے جو بڑھ رہی ہے۔

☆ آڈیٹوریم میں 10 میٹنگز اور کانفرنسز منعقد کی گئیں۔ جن میں سٹاف کی میٹنگز اور سائنٹیفک میٹنگز شامل ہیں۔

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تقرری

امسال دو جونیئر سپیشلسٹ ڈاکٹر کی تقرری ہوئی جو کہ اب ہسپتال میں بہت احسن رنگ میں انسانیت کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور ایک ڈاکٹر اپنی وقف عارضی سندھ میں اعلیٰ کارکردگی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد واپس آگئے۔

عملہ کی موجودہ صورتحال

اس وقت طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں کل 251 کارکنان خدمت کا موقع پا رہے ہیں۔ دوران سال 45 نئے کارکنان (بشمول 2 ڈاکٹر صاحبان اور 4 نرسز) نے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ جائن کیا۔ اس کے علاوہ آغا خان یونیورسٹی سے ٹرینڈ دو نرسز کو کنٹریکٹ پر رکھا گیا۔

بیرون ممالک سے تشریف لانے والے مہمان ڈاکٹر صاحبان

1۔ مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب کارڈیک سرجن سپین سے دو ہفتہ کے لئے تشریف لائے اور ہماری سرجیکل ٹیم کے ساتھ مل کر قریباً 12 کے قریب آپریشن کئے۔

2۔ مکرم ڈاکٹر مبشر ممتاز صاحب کارڈیک سرجن امریکہ سے ایک ہفتہ کے لئے تشریف لائے انہوں نے بھی سرجیکل ٹیم کے ساتھ مل کر قریباً 10 آپریشن کئے۔

3۔ مکرم ڈاکٹر ثاقب سمیع صاحب کارڈیالوجسٹ امریکہ سے دو ہفتہ کے لئے تشریف لائے اور کیتھ لیب میں احسن رنگ میں کام کیا۔

4۔ مکرم ڈاکٹر منصور قریشی صاحب کارڈیالوجسٹ امریکہ سے ایک ہفتہ کے لئے تشریف لائے اور کیتھ لیب میں کام کیا اور سٹاف کو بھی ٹرینڈ کیا۔

5۔ مکرم ڈاکٹر لئیق قریشی صاحب سائکاٹرسٹ کینیڈا سے دو ہفتہ کے لئے تشریف لائے اور آؤٹ ڈور میں مریضوں کا چیک اپ کیا اس دوران کافی مریضوں نے ان کے مفید مشورں سے استفادہ حاصل کیا۔

امتحانات دینے والے کارکنان

امسال طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے کل 23 کارکنان نے (FCPS,MRCP,M.A,B.A,F.A) کے امتحانات دیئے۔ ان افراد نے اپنی ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ تعلیم کو بھی جاری رکھا ہوا ہے، جن میں 6 ڈاکٹرز، 15 پیرامیڈیکل سٹاف، آپریٹر، اور 1 مددگار شامل ہیں۔

وقف عارضی کیلئے تشریف لانے والے افراد

امسال 12 افراد نے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے مختلف شعبہ جات میں ایک ماہ سے چھ ماہ تک کے لئے وقف کیا اور 5 میڈیکل سٹوڈنٹس electives کے لئے تشریف لائے انہوں نے مختلف شعبہ جات میں ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد اپنی پروفیشنل مہارت کو بہتر کیا ہے اور امید ہے کہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں انسانیت کی خدمت کا طریقہ کار ان کی پروفیشنل زندگی میں بھی ان کی مدد کرے گا۔ میڈیکل سٹوڈنٹس نے اپنے سینئرز کے تجربہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کیا ان کے بارہ میں ان کے کالج کے پرنسپل نے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی ٹریننگ کو بہت سراہا ہے۔

AMA کا چوتھا سالانہ کنونشن

☆احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان (AMA) کا چوتھا سالانہ کنونشن منعقد ہوا جس کا انعقاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس میں شرکت کرنے والوں کی کل تعداد تقریباً 400 کے قریب رہی جن میں پاکستان سے 350 ڈاکٹرز شامل تھے اور دیگر میڈیکل سٹوڈنٹس شامل ہوئے۔ اس میں

18 ڈاکٹرز نے مختلف موضوعات پر مقالہ جات پڑھے۔اس کنونشن کے نتیجہ میں پاکستان کے 37 اضلاع میں AMA کے چیپٹرز منظّم طور پر کام کر رہے ہیں۔

ایڈمنسٹریٹو سپورٹ سروسز

☆شعبہ گیسٹ ریلیشن کے تحت 518 وفود کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا وزٹ کروایا گیا جن میں تقریباً 3,119 افراد شامل تھے۔

☆شعبہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تحت 24 Software program بنائے گئے جو اب ہسپتال کا حصہ ہیں اور مختلف شعبہ جات میں ان کی مدد سے کام کا معیار اچھا ہو گیا ہے۔

☆شعبہ لانڈری میں 231,354 Items کی دھلائی کی گئی جس میں ہسپتال کے لینن کے علاوہ بیرون از ہسپتال سے بھی کپڑے دھلنے کے لئے آتے ہیں۔

☆شعبہ ڈاک کے تحت 1,454 ڈاک کی آمد ہوئی اور 1,538 کی روانگی کی گئی۔

☆شعبہ خوراک مریضان سے 8867 کھانے مریضوں کو مہیا کئے گئے۔مریضوں کی غذا ان کی بیماری کو مدنظر رکھتے ہوئے کلینیکل نیوٹریشنسٹ کی نگرانی میں تیار کی جاتی ہے۔

☆شعبہ ایکسچینج کے تحت 312 ایکسٹنشنز اور 8 ٹیلی فون لائنز کام کر رہی ہیں۔جس میں آپریٹر 24 گھنٹے ڈیوٹی پر موجود ہوتا ہے اور ایک دن میں اوسط 900 کالز اٹنڈ کرتا ہے۔

☆شعبہ سیکیورٹی میں 24 IP کیمرہ اور 23 CCTV کیمرہ بلڈنگ میں مختلف جگہ پر نصب کئے گئے ہیں اور ہسپتال کی دو Main entrances پر Walk through سیکیورٹی گیٹ لگائے گئے ہیں جن میں سے تقریباً 2,000 افراد روزانہ چیک کئے جاتے ہیں۔موجودہ ملکی حالات کے تحت سیکیورٹی سٹاف بہت محنت اور مستعدی سے اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

☆الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ کے تحت جنریٹرز پر 2,714 گھنٹے بجلی استعمال کی گئی جو کہ اوسطاً سوا آٹھ گھنٹے روزانہ بنتی ہے جبکہ واپڈا کی بجلی 6,046 گھنٹے استعمال کی گئی۔

☆شعبہ میڈیکل گیسز کے تحت 24 گھنٹے آکسیجن کی سپلائی کیلئے 5417 سلنڈر استعمال کئے گئے۔

☆شعبہ اسٹیم جنریٹر کے تحت لانڈری اور آپریشن تھیٹر کو اسٹیم سپلائی کی جاتی ہے اور سرجیکل پروسیجرز کے دنوں میں یہ شعبہ 18 سے 20 گھنٹے کام کرتا ہے۔

☆شعبہ مینٹیننس کے تحت 215 مختلف شکایات کو دور کیا گیا۔

☆شعبہ سٹور کے تحت لینن سٹور، کچن سٹور، مینٹیننس سٹور اور جنرل سٹور کام سرانجام دے رہے ہیں اور ان میں تقریباً 3 ماہ کا سامان بطور سٹاک ہر وقت موجود ہوتا ہے۔

امداد مریضان

امداد مریضان میں ایک خطیر رقم خرچ کی جاتی ہے چونکہ اس میں کئی مریض اپنی بیماری کی آخری Stage میں آتے ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ان کا علاج فوری کرنا مقصود ہوتا ہے اس لئے فوری طور پر ان کو طبّی سہولت پہنچائی جاتی ہے۔اس بارہ میں ان حضرات سے جن کو خدا تعالیٰ نے بے شمار دولت دی ہے اپنے اموال کو امداد مریضان میں پیش کرنے کی درخواست ہے۔

بیرون ملک سے مریضوں کا علاج

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ایسے افراد جن کا علاج بیرون ملک ممکن تھا THI میں تشریف لائے جن میں امسال افریقہ سے ایک مریض تشریف لائے جن کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب بائی پاس آپریشن ہوا اور ایک مریض یورپ سے تشریف لائے جن کی اینجیو پلاسٹی کی گئی ان کے علاوہ اور بھی کئی احمدی دوست اپنے طور پر یہاں آکر علاج کروا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں افریقہ میں مجلس نصرت جہاں کے تحت ہسپتال کام کر رہے ہیں جہاں ان کے ساتھ بذریعہ انٹرنیٹ رابطہ ہے اور دل کے امراض والوں کو ہدایات دی جا رہی ہیں جس کا بڑا مفید اثر ہو رہا ہے یہ جہاں ان کی صحت کا موجب بھی بنتا ہے وہاں ادارے کی نیک نامی کا بھی باعث بھی بن رہا ہے دنیا میں ایسی مثالیں شاذ ہی دیکھنے میں آتی ہوں گی۔

نرسز ہوسٹل کا قیام

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کی سٹوڈنٹ نرسز کے لئے ہوسٹل کا قیام عمل میں لایا گیا۔جس میں تمام سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔

سی سی یو 2 کا قیام

دوران سال مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے CCU 2 کا آغاز کیا گیا تا کہ ایمرجنسی کے بڑھتے ہوئے مریضوں کی تعداد کو زیادہ سے زیادہ سہولت دی جائے اور ان کا احسن رنگ میں علاج ہو سکے۔

آئندہ کے منصوبہ جات

آئندہ سال سٹاف اکاموڈیشن کی توسیع، نرسز ہوسٹل کا قیام اور ایک ڈائلسز یونٹ تیار کرنے کا ارادہ ہے۔ایک عدد نئی بیڈ لفٹ کا کام جاری ہے۔

خاکسار اس رپورٹ کے آخر میں ایسے سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان (جن کا ان کے شعبہ میں تجربہ ہے) سے درخواست کرتا ہے کہ وہ خدمت کے جذبے کے ساتھ خود کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے پیش کریں نیز میڈیکل آفیسرز بھی ایک اچھے ادارے میں بطور ٹریننگ اپنا وقت صرف کریں اور کوالیفائیڈ نرسز بھی اپنے آپ کو پیش کریں۔

ان سب احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنا بنیادی مقصد ''خدمتِ انسانیت'' رکھیں تو دین اور دنیا دونوں کی نعمتیں حاصل ہوں گی اور وہ اپنے آپ کو تاریخی دور میں شامل کریں اور جن نعمتوں کا اللہ تعالیٰ نے اپنے واقفین سے وعدہ کیا ہے وہ بہر حال اس کو پورا کرے گا۔ لہٰذا خود کو ان نعمتوں کا وارث بنائیں۔

یہ سب برکتیں خلافت کے باعث ہی ہیں اس لئے ہم سب پر فرض ہے کہ خلافت کیلئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔

اس مختصر سی رپورٹ کا مقصد دعا کی تحریک ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے فضلوں کی بارش ہم سب پر برساتا رہے اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے ڈاکٹر صاحبان اور کارکنان کو حقیقی معنوں میں خدمت انسانیت کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور موجودہ ملکی حالات میں ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم داؤد احمد عابد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سیرالیون

ایک بزرگ عرب سیرالیونی مخلص احمدی کا ذکر خیر

محمد امین سکائیکے سیرالیون کے عرب احمدیوں میں سے تھے، یہ 1925 کے لگ بھگ سیرالیون میں پیدا ہوئے، جب ان کی عمر ابھی 7، 8 سال تھی تو ان کے والد صاحب نے انہیں تعلیم حاصل کرنے کے لئے لبنان بھیج دیا۔جب یہ وہاں سے اپنی تعلیم مکمل کر کے واپس سیرالیون پہنچے تو ان کے والد صاحب امین خلیل سکائیکے احمدی ہو چکے تھے۔اللہ کے فضل سے وہ سیرالیون میں احمدی ہونے والے تین ابتدائی لبنانی عرب خاندانوں میں شامل تھے۔ دوسرے دو خاندان محمد مصطفٰے ہدرج صاحب اور سعید حسن ابراہیم صاحب کے ہیں۔

امین خلیل سکائیکے صاحب کے 15 بچے ہوئے، جن میں سے اس وقت تک 10 فوت ہو چکے ہیں، جن میں سے محمد امین صاحب بھی ہیں جن کے ساتھ 2 بہنیں پیدا ہوئی تھیں، جو بچپن ہی میں فوت ہو گئیں۔اب ان کے 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں حیات ہیں۔ان کے ایک پوتے مکرم مصطفٰی امین صاحب کینما سیرالیون کے بہت مخلص احمدیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

محمد امین سکائیکے صاحب اپنی تعلیم مکمل کر کے واپس سیرالیون پہنچے تو ان کی عمر اس وقت لگ بھگ 25 سال تھی، یہ کٹر شیعہ تھے، اس اعتبار سے انہوں نے اپنے والد صاحب کی خوب مخالفت بھی کی، مگر ان کے والد صاحب کی موعظہ حسنہ اور ان کی مطالعہ کی عادت نے ان کے ذہن کو دھیرے دھیرے بدلا، چنانچہ 30 سال کی عمر میں انہوں نے بیعت کی، پھر کثرت سے مطالعہ کیا، جوں جوں مطالعہ بڑھتا رہا، ان کا اخلاص بھی بڑھتا رہا کہ خدا تعالیٰ نے حق دکھایا، اس طرح پھر یہ اپنے سابقہ مذہب سے بہت دور ہو گئے، اور احمدیت کے سچے عشاق میں شامل ہو گئے۔

مکرم محمد امین صاحب بے ضرر اور شریف النفس انسان تھے، انتہائی صلح جُو شخص تھے۔ان کی اولاد میں صرف ایک بیٹی ہیں جن کی شادی ایک لبنانی نوجوان کے ساتھ ہوئی مگر وہ جنگ سے قبل فوت ہو گئے، بیٹے کی وفات کے بعد سسرال والے انہیں اپنے ساتھ لبنان لے گئے، جنگ کے باعث ان کا آپس میں پھر رابطہ نہیں ہوا۔

مکرم محمد امین صاحب مطالعہ کے شوقین تھے، التقویٰ ان کے ہاں بڑی باقاعدگی سے آتا تھا، بڑے شوق سے آخر تک اس کا مطالعہ کرتے رہے، عربی کا یہ رسالہ جو جماعت احمدیہ کا عربی میں شائع ہونے والا ماہنامہ ہے مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب (سابق پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول BO سیرالیون) کے زمانے سے ان کے ہاں آ رہا ہے، شاید یہ اس مؤقر رسالہ کے ابتدائی قارئین میں سے ہوں، جو اس وقت سے اس مذہبی اور روحانی چشمہ سے اپنی پیاس بجھا رہے تھے۔

موصوف شاعر بھی تھے، ان کے اشعار سب احمدیت کے بارہ میں تھے، افسوس کہ یہ خزانہ سیرالیون کی خانہ جنگی کی نذر ہو گیا۔نماز پنجوقتہ کے پابند تھے، ہر سال جلسہ سالانہ سیرالیون میں شامل ہوتے، خلافت سے وفا و اخلاص اور اطاعت کا تعلق ہمیشہ رکھا جو عشق تک پہنچا ہوا تھا، محترم امیر صاحب سیرالیون مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب بتاتے ہیں کہ جب بھی ملاقات ہوتی حضور کا ڈبڈبائی آنکھوں سے پوچھتے، گویا ان کے آنسو بزبان حال کہہ رہے ہوتے کہ نہ جانے کبھی حضور انور سے ملاقات ہو گی بھی یا نہیں، ہمیشہ خلفاء کی خدمت اقدس میں دعائیہ خط ارسال کرتے، جن میں اپنی محبت، اور اخلاص و وفا کا اظہار ہوتا۔ نیز مربیان سے بھی عقیدت کا تعلق رکھتے، ہمیشہ ان کا احترام ملحوظ خاطر رہتا۔امیر صاحب سے بھی رشتۂ تودد ہمیشہ رکھا، بلکہ آخری عمر میں ان کی خواہش تھی کہ کسی طرح امیر صاحب کی قربت میں یہ ایام مرکز جماعت میں گذر جائیں، تا کہ جب وفات ہو تو جنازہ امیر صاحب خود پڑھائیں، سو اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کو اس طرح شرف قبولیت بخشا کہ 20 مارچ 2010 کو ان کی وفات کے بعد 21 مارچ کو امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اور ان کے آبائی قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

دفتر اول کے کھاتے زندہ رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2004ء میں فرمایا:۔

''تحریک جدید کے شروع کی جو قربانی کرنے والے ہیں ان کے کھاتوں کو تا قیامت زندہ رکھا جائے۔ ہمیشہ زندہ رکھا جائے اوران کی اولادیں یہ کام اپنے سپرد لیں۔''

اگر آپ تحریک جدید کے دفتر اول کے شاملین کی طرف سے چندہ ادا فرما رہے ہیں تو براہ کرم خاکسار کو اپنے مرحوم بزرگ کے کمپیوٹر کوڈ کے ساتھ اس کی اطلاع دیں تا کہ دفتری ریکارڈ مکمل رکھا جاسکے۔ شاملین دفتر اول تحریک جدید کے کمپیوٹر کوڈز کی کتاب ہر جماعت کے صدر کے پاس موجود ہے اور اگر آپ چندہ ادا نہیں فرما رہے تو اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے چندہ کی ادائیگی فرمائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ نعیمۃ البشریٰ صاحبہ ترکہ مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ)

مکرمہ نعیمۃ البشریٰ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری ساس محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ وفات پاچکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 7/14 دارالیمن ربوہ بر قبہ 1 کنال میں سے 10 مرلہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کردیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم رشید احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم حمید احمد قیصر صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ عشرت جبیں صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم تنویر احمد صاحب مرحوم (بیٹا)

ورثاء مرحوم

مکرمہ نعیمۃ البشریٰ صاحبہ (بیوہ)
(i) مکرمہ مشا صاحبہ (بیٹی)
(ii) مکرمہ سلمانہ نور صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال و شکریہ احباب

مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری فتح خان صاحب آف چک 78 جنوبی ضلع سرگودھا 16 ستمبر 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ 18 ستمبر کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بعدازاں آپ نے ہی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ خلافت سے نہایت اخلاص اور محبت سے تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ انفاق فی سبیل اللہ میں پیش پیش تھیں۔ طوعی چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ ضرورت مندوں کے ساتھ ہمدردی اور شفقت سے پیش آتی تھیں اور ان کی ضرورتوں کو حتی الوسع پورا کرنے کی کوشش کرتی تھیں تمام رشتہ داروں سے نہایت شفقت اور محبت کا سلوک تھا۔ مرحومہ نے 2 بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ جن احباب جماعت نے پاکستان اور دنیا بھر سے خاکسار کے ساتھ بالمشافہ یا بذریعہ فون تعزیت فرمائی ہے۔ ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب کارکن عملہ حفاظت بہشتی مقبرہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دادا محترم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ آف کھکھا نوالی ضلع سیالکوٹ ابن مکرم چوہدری غلام رسول صاحب مورخہ 10 ستمبر 2010ء کو بعمر 96 سال سیالکوٹ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اسی روز بعد نماز عشاء بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کرائی۔ مرحوم کو ایک لمبا عرصہ بطور معلم اصلاح وارشاد خدمات سلسلہ کی توفیق ملی۔ تحصیل پسرور کی احمدی جماعتوں میں بڑے اخلاص اور محنت سے جماعتی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ حلیم الطبع، منکسر المزاج اور ہردلعزیز شخصیت تھے۔ اپنے علاقہ میں آپ کو نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اطاعت خلافت اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں مثالی تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹوں مکرم چوہدری عبدالعزیز باجوہ صاحب (ر) ٹیکسیشن آفیسر سیالکوٹ کینٹ، مکرم چوہدری عبدالغفور باجوہ صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس، مکرم چوہدری محمد اسحق باجوہ صاحب حال مقیم دارالرحمت غربی ربوہ، مکرم چوہدری محمد صادق باجوہ صاحب مرحوم اور دو بیٹیوں مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد کاہلوں صاحب سابق کارکن دفتر وصیت ربوہ حال مقیم کینیڈا، مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رفیع احمد باجوہ صاحب سیالکوٹ کینٹ کے علاوہ متعدد پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیاں سے بھی نوازا جن کی خوشیاں آپ کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عطاء الرحمٰن صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم راشد احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر صادق علی صاحب چک 57 ج۔ب بڑا گھیالہ ضلع فیصل آباد مورخہ 7 ستمبر 2010ء کو ملائیشیا میں وفات پاگئے۔ 11 ستمبر کو میت گاؤں پہنچی مکرم محمود احمد طلحہ صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم مارچ 2010ء کے بعد کاروبار کے سلسلہ میں ملائیشیا گئے تھے مرحوم بہت مخلص نوجوان تھے خدمت خلق کا جذبہ بہت تھا ہر ایک کے کام آنے والے تھے غیر از جماعت ان سے بڑے متاثر تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے مرحوم کی عمر 29 سال تھی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم سلیم احمد شاہد صاحب ولد مبارک احمد چوہان صاحب وصیت نمبر 88969 نے مورخہ 26 دسمبر 2008ء کو دارالعلوم غربی صادق ربوہ سے وصیت کی تھی۔ جس کے بعد موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تکمیل ناظرہ قرآن کریم

مکرم عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ چوکنانوالی ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزم صالح ابن مکرم قیصر محمود صاحب پوانجی کنجاہ ضلع گجرات کو 5 سال 6 ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا ناظرہ مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ خاکسار نے بچے سے قرآن سنا۔ عزیزم صالح مکرم ماسٹر اصغر صاحب صدر جماعت گولیکی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اس کیلئے مبارک کرے۔ آمین

ولادت

مکرم احمد طاہر مرزا صاحب انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 4 اگست 2010ء کو پانچویں بیٹے سے نوازا ہے، بچے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت فاران احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ جو مکرم محمد امین صاحب بھٹی آف شمس آباد ضلع قصور کا نواسہ اور مکرم حاجی مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم آف بدوملہی ضلع نارووال کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نومولود کو سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید وجود، خلافت احمدیہ کا خادم اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم طاہر کریم صاحب اکاؤنٹنٹ نظارت اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم اظہر کلیم صاحب طاہر آباد جنوبی ربوہ کو مورخہ 19 ستمبر 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے شفقت فرماتے ہوئے منیب احمد اطہر نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد حسین عرف حیدر صاحب آف چک نمبر 38 جنوبی سرگودھا کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب آف لیہ کا نواسہ ہے۔ بچہ ابھی I.C.U میں ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے نیز نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک، نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
047-6212758, 0300-7709458
0300-7704354, 0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

خبریں

این آر او کیس کی سماعت 13/اکتوبر تک ملتوی

سپریم کورٹ نے حکومتی التواء کی درخواست منظور کرتے ہوئے این آر او عملدرآمد کیس کی سماعت 13/اکتوبر تک ملتوی کر دی۔ عدالت کے روبرو حکومت نے التواء کی ایک درخواست جمع کرائی جس کو حکومت کی جانب سے اٹارنی جنرل نے جمع کرایا۔ اس میں موقف اپنایا گیا تھا کہ سیلاب کی صورتحال اور ملکی و غیر ملکی مصروفیات کے پیش نظر وزیر اعظم انتہائی مصروف رہے اس لئے ان کو قانونی نکات کا جائزہ لینے کے لئے کچھ مزید وقت درکار ہے۔

صدر، وزیر اعظم اور آرمی چیف معاملات آئین کے مطابق حل کرنے پر متفق

صدر، وزیر اعظم اور آرمی چیف کی ملاقات میں جمہوری عمل کے دفاع، تحفظ اور تمام معاملات آئین کے مطابق طے کرنے کے عمل پر اتفاق کیا گیا۔ صدر کے ترجمان فرحت اللہ بابر نے بتایا کہ ملاقات میں ملک کی موجودہ صورتحال، سیلاب زدگان کی بحالی کے اقدامات اور شدت پسندی کے خلاف جنگ کا جائزہ لیا گیا۔ مزید یہ کہ ملک اور خطے کی سلامتی کی صورتحال بھی زیر غور آئی۔

سپریم کورٹ کے فیصلے کا احترام نہ کرنے سے معاملات خراب ہوئے

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ اللہ نہ کرے کہ کوئی ایسا سیلاب آئے جو جمہوریت کو بہا لے جائے، اگر جمہوریت سیلاب میں بہہ گئی تو پھر سب کچھ بہہ جائے گا، پارلیمنٹ ملک کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ پارلیمنٹ اور عدلیہ کا اپنا اپنا مقام اور تقدس ہے۔ اگر کچھ لوگوں نے کسی زیادتی یا جرم کا ارتکاب کیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں لینا چاہئے کہ یہ پارلیمنٹ اور عدلیہ کی جنگ ہے، عدلیہ اور پارلیمنٹ کی کوئی جنگ نہیں۔

کوئی غلط فہمی میں نہ رہے، پانچ سال پورے کریں گے

وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ کوئی غلط فہمی میں نہ رہے۔ سب ساتھ آئے ہیں اور سب ساتھ ہی جائیں گے۔ حکومت پانچ سال کی آئینی مدت پوری کرے گی۔ تبدیلی کا خواب دیکھنے والوں کو مایوسی ہوگی۔ ملک میں مفاہمت کی سیاست جاری رہے گی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 29 ستمبر

طلوع فجر	4:34
طلوع آفتاب	5:58
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:59

یکم اکتوبر سے جی ایس ٹی کا نفاذ، انکم ٹیکس پر 10 فیصد سرچارج

یکم اکتوبر سے ملک میں اصلاح شدہ جی ایس ٹی نافذ کیا جا رہا ہے جس سے قومی خزانہ کو اضافہ شدہ 23 ارب روپے کے ٹیکس وصول ہوں گے جبکہ انکم ٹیکس پر 10 فیصد سرچارج 15/اکتوبر سے لاگو ہوگا۔

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صاحب لندن یو۔کے حال دارالبرکات لکھتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغفار شاکر صاحب مرحوم میموریل فوٹو گرافرز گولبازار ربوہ آجکل مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے اور صاحب فراش ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

شربت فولاد اکسیر بدن
فولاد کی کمی کو دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو؟
بانی ہولزموپیتھی ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد سے
ہولزموپیتھک ہومیوپیتھی علاج کیلئے رابطہ نمبرز:
0334-6372030/047-6214226

منور جیولرز
اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بینک ربوہ
پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر
047-6211883/0321-7709883

FD-10